بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْم وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 54

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 22

ایڈیٹر منیر احمد خادم

نائبین قریشی محمد فضل اللہ، منصور احمد

شرح چندہ سالانہ 200 روپے بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ یا 20 ڈالر امریکن

22 ربیع الثانی 1426 ہجری 31 ہجرت 1384 ہش 31 مئی 2005ء

Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

NO. 1504
ER.M.SALAM SB.
FLAT NO. 704
BLOCK NO. 43
SECTOR-4
NEW SHIMLA -171009

اخبار احمدیہ

قادیان 28 مئی (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہٖ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ کل حضور پر نور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور خلافت اور نظام خلافت کی برکات کے متعلق قرآن و حدیث کے حوالہ سے بصیرت افروز نصائح فرمائیں۔ پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ.

یقیناً یاد رکھو کہ کوئی شخص سچا مسلمان نہیں کہلا سکتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع نہیں ہو سکتا جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین نہ کرے

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عام مسلمانوں کی حالت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’اپنی شامت اعمال کو نہیں سوچا اُن اعمال خیر کو جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے ترک کر دیا اور ان کی بجائے خود تراشیدہ درود و وظائف داخل کر لئے اور چند کافیوں کا حفظ کر لینا کافی سمجھا گیا۔ بلّھے شاہ کی کافیوں پر وجد میں آجاتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کا جہاں وعظ ہو رہا ہو وہاں بہت کم لوگ جمع ہوتے ہیں، لیکن جہاں اس قسم کے مجمع ہوں وہاں ایک گروہ کثیر جمع ہو جاتا ہے نیکیوں کی طرف سے یہ کم رغبتی اور نفسانی اور شہوانی امور کی طرف توجہ صاف ظاہر کرتی ہے کہ لذتِ روح اور لذت نفس میں ان لوگوں نے کوئی فرق نہیں سمجھا ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض ان رقص و سرود کی مجلسوں میں دانستہ پگڑیاں اتار لیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ میاں صاحب کی مجلس میں بیٹھتے ہی وجد ہو جاتا ہے۔ اس قسم کی بدعتیں اور اختراعی مسائل پیدا ہو گئے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جنہوں نے نماز سے لذت نہیں اٹھائی اور اس ذوق سے محروم ہیں وہ رُوح کی تسلی اور اطمینان کی حالت ہی کو نہیں سمجھ سکتے اور نہیں جانتے کہ وہ سرور کیا ہوتا ہے۔

مجھے ہمیشہ تعجب ہوتا ہے کہ یہ لوگ جو اس قسم کی بدعتیں مسلمان کہلا کر نکالتے ہیں، اگر روح کی خوشی اور لذت کا سامان اسی میں تھا تو چاہئے تھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو عارف ترین اور اکمل ترین انسان دنیا میں تھے وہ بھی اسی قسم کی تعلیم دیتے یا اپنے اعمال سے ہی کچھ کر دکھاتے۔ میں ان مخالفوں سے جو بڑے بڑے مشائخ اور گدی نشین اور صاحب سلسلہ ہیں پوچھتا ہوں کہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے درود وظائف اور چلہ کشیاں، الٹے سیدھے لٹکنا بھول گئے تھے، اگر معرفت اور حقیقت شناسی کا یہی اصل ذریعہ تھے مجھے بہت تعجب آتا ہے کہ ایک طرف قرآن شریف میں یہ پڑھتے ہیں اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ (المائدہ:۴) اور دوسری طرف اپنی ایجادوں اور بدعتوں سے اس تکمیل کو توڑ کر ناقص ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ ایک طرف تو یہ ظالم طبع لوگ مجھ پر افترا کرتے ہیں کہ گویا میں ایسی مستقل نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں جو صاحب شریعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا الگ نبوت ہے۔ مگر دوسری طرف یہ اپنے اعمال کی طرف ذرا بھی توجہ نہیں کرتے کہ جھوٹی نبوت کا دعویٰ تو خود کر رہے ہیں جبکہ خلافِ رسول اور خلافِ قرآن ایک نئی شریعت قائم کرتے ہیں۔ اب اگر کسی کے دل میں انصاف اور خدا کا خوف ہے تو کوئی مجھے بتائے کہ کیا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک تعلیم اور عمل پر کچھ اضافہ یا کم کرتے ہیں۔ جبکہ اسی قرآن شریف کے بموجب ہم تعلیم دیتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو اپنا امام اور حکم مانتے ہیں۔ کیا اَرّہ کا ذکر میں نے بتایا ہے اور پاس انفاس اور نفی و اثبات کے ذکر اور کیا کیا اور کیا کیا میں سکھاتا ہوں۔ پھر جھوٹی اور مستقل نبوت کا دعویٰ تو یہ لوگ خود کرتے ہیں اور الزام مجھے دیتے ہیں۔

یقیناً یاد رکھو کہ کوئی شخص سچا مسلمان نہیں کہلا سکتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع نہیں ہو سکتا جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین نہ کرے۔ جب تک ان محدثات سے الگ نہیں ہوتا اور اپنے قول اور فعل سے آپؐ کو خاتم النبیین نہیں مانتا۔ کچھ نہیں۔ سعدیؒ نے کیا اچھا کہا ہے۔

بزہد و ورع کوش و صدق و صفا
ولیکن میفزائے بر مصطفےٰؐ

ہمارا مدعا جس کے لئے خدا تعالیٰ نے ہمارے دل میں جوش ڈالا ہے یہی ہے کہ صرف اور صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت قائم کی جائے جو ابد الآباد کیلئے خدا تعالیٰ نے قائم کی ہے۔ اور تمام جھوٹی نبوتوں کو پاش پاش کر دیا جائے جو ان لوگوں نے اپنی بدعتوں کے ذریعہ قائم کی ہیں۔ ان ساری گدیوں کو دیکھ لو اور عملی طور پر مشاہدہ کرو کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ہم ایمان لائے ہیں یا وہ؟‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 63-64 جدید ایڈیشن)

ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ استحکام خلافت کیلئے دُعا کرے تا کہ خلافت کی برکات ہمیشہ قائم رہیں

اب احمدیت کا علمبردار وہی ہے جو نیک اعمال بجالائے اور خلافت سے چمٹا رہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27 مئی 2005ء بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے درج ذیل آیت استخلاف کی تلاوت فرمائی۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰئِکَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ۝

(سورہ النور آیت ۵۶)

پھر فرمایا آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی تاریخ کا وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں آپ کی وفات کے بعد خوف کی حالت کو امن میں بدل دیا تھا اور اپنے وعدوں کے مطابق جماعت کو مضبوطی عطا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے اپنی فعلی شہادت سے یہ ثابت کر دیا کہ حضرت مسیح موعودؑ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ اور نبی تھے اور آپ وہی ہیں جس

باقی صفحہ (7) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

قدم رُکنے نہ پائے!

جب سے سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو نظام وصیت میں شمولیت کی تحریک فرمائی کوئی ہفتہ ایسا نہیں گزر رہا کے اخبار بدر میں دلی انشراح اور بلا جبر و اکراہ نظام وصیت میں شمولیت اختیار کرنے والوں کی وصایا نہ شائع ہو رہی ہوں بلکہ بعض دفعہ تو ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ اس غرض کیلئے صفحات کا اضافہ کرنا پڑے گا چنانچہ بعض اشاعتوں میں ہمیں ایک صفحہ سے زائد وصایا بھی شائع کرنی پڑی ہیں اور یہ سلسلہ صرف بھارت میں ہی نہیں بلکہ احباب جماعت احمدیہ عالمگیر اپنے اپنے ممالک میں روز بروز اسی تیزی سے اس مبارک نظام میں شامل ہوتے چلے جا رہے ہیں خاص طور پر نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اس تیزی سے سامنے آئی ہیں کہ جس سے خلافت حقہ اسلامیہ سے ان کی بے پناہ محبت و عقیدت کا پتہ چلتا ہے فالحمدللہ علیٰ ذالک جماعت احمدیہ اپنے اس مثالی مقام پر جتنا فخر کرے اور جس قدر اس کیلئے اپنے مولیٰ کا شکر کرے کم ہے ثم الحمدللہ۔

ہمیں یاد ہے کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سال جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر یکم اگست ۲۰۰۴ء کو اپنے اختتامی خطاب میں وصیت سے متعلق ارشاد فرمایا تھا۔ آپ نے فرمایا:-

''میری یہ خواہش ہے اور میں یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ اس آسمانی نظام میں اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کیلئے اپنی نسلوں کی زندگیوں کو پاک کرنے کیلئے شامل ہوں، آگے آئیں، اور اس ایک سال میں کم از کم پندرہ ہزار نئی وصایا ہو جائیں تا کہ کم از کم پچاس ہزار وصایا تو ایسی ہوں جو ہم کہہ سکیں کہ سو سال میں ہوئیں تو ایسے مومن نکلیں کہ کہا جا سکے کہ انہوں نے خدا کے مسیح کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔

پھر محبت سے لوگوں کی طرف سے یہ تجویزیں بھی آئی ہیں کہ ۲۰۰۸ء میں خلافت کی بھی سو سالہ جوبلی منانی چاہئے تو بہر حال وہ تو ایک کمیٹی کام کر رہی ہے وہ کیا کرتے ہیں رپورٹیں دیں گے تو پتہ لگے گا لیکن میری یہ خواہش ہے کہ ۲۰۰۸ء میں جو خلافت کو قائم ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ سو سال ہو جائیں گے تو دنیا کے ہر ملک میں ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں جو چندہ دہندہ ہیں ان میں سے کم از کم پچاس فیصد تو ایسے ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں اور روحانیت کو بڑھانے کے اور قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے بن چکے ہوں اور یہ بھی جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک حقیر سا نذرانہ ہوگا جو جماعت خلافت کے سو سال پورے ہونے پر شکرانہ کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہوگی اور اس میں جیسا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ایسے لوگ شامل ہونے چاہئیں جو انجام بالخیر کی دعا کرنے والے اور عبادات بجا لانے والے ہیں جیسا کہ پہلے ذکر کر چکا ہوں اس لئے خدام الاحمدیہ انصار اللہ کی صف دوم جو ہے اور لجنہ اماء اللہ کو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے''۔ (بحوالہ بدر قادیان 21/28 دسمبر 2004 صفحہ ۱۴)

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بصیرت افروز خطاب کے مندرجہ بالا اقتباس کی روشنی میں احباب جماعت ہندوستان کی خدمت میں عرض کیا جاتا ہے کہ وہ مزید تیزی سے اپنے قدموں کو آگے بڑھائیں ابھی بعض علاقوں میں کافی گنجائش موجود ہے اور ہمیں اُمید کامل ہے کہ بفضلہ تعالیٰ احمدی تک جب کوئی آواز اس کے امام کے حوالہ سے پہنچتی ہے تو اس پر عمل کرنے کیلئے اس کا دل مچلنے لگتا ہے اور جہاں تک نظام وصیت کا سوال ہے تو اس کے متعلق تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے یہاں تک فرمایا ہے کہ یہ نظام مومن و منافق میں امتیاز کرنے والا ہوگا حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''بلاشبہ اس نے ارادہ کیا ہے کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے اور ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلا توقف اس فکر میں پڑتے ہیں کہ دسواں حصہ کل جائیداد کا خدا کی راہ میں دیں بلکہ اس سے زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الم أحسب الناس ان يتركوا ان يقولوا امنا وهم لا يفتنون (العنکبوت ۲-۳) کیا لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ میں اس قدر پر راضی ہو جاؤں گا کہ وہ کہہ دیں کہ ہم ایمان لائے اور ابھی ان کا امتحان نہ کیا جائے؟ اور یہ امتحان تو کچھ چیز بھی نہیں صحابہ کا امتحان جانوں کے مطالبہ پر کیا گیا اور انہوں نے اپنے سر خدا کی راہ میں دے دئیے پھر ایسا گمان کہ کیوں یونہی عام اجازت ہر ایک کو نہ دی جائے کہ وہ اس قبرستان میں دفن کیا جائے کس قدر دور از حقیقت ہے اگر یہی روا ہو تو خدا تعالیٰ نے ہر ایک زمانہ میں امتحان کی کیوں بنیاد ڈالی وہ ہر ایک زمانہ میں چاہتا رہا ہے کہ خبیث اور طیب میں فرق کر کے دکھلا دے اس لئے اب بھی اس نے ایسا ہی کیا''۔ (الوصیت روحانی خزائن جلد نمبر ۲۰ صفحہ ۳۲۸-۳۲۷)

پس خود کو منافقت سے بچانے کیلئے اور اپنی ایمانداری پر مہر لگانے کیلئے اس الٰہی نظام کی طرف تیزی سے دوڑو کہ یہ وقت پھر کبھی ہاتھ نہ آئے گا مسیح دوران کے حکم کی اطاعت کرنا اور امام وقت کی آواز پر لبیک کہنے کا حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال قبل نہایت تاکید سے دیا تھا آپ نے فرمایا تھا کہ چاہے برف کے پہاڑوں پر سے گزر کر یعنی بے انتہا مشکل و پر خطر وادیوں میں سے گزر کر اس کی بیعت اطاعت کیلئے جانا پڑے تو ضرور جانا اور آیت استخلاف میں ہے کہ ومن كفر بعد ذلك فاولئك هم الفاسقون کہ الٰہی خلافت کے آجانے کے بعد جو اس کے احکامات کا منکر ہوگا تو بالآخر انجام اس کا یا اس کی اولاد کا فسق ہوگا۔

اس موقع پر یاد رکھی جانے والی بات یہ ہے کہ دنیا کے زیادہ سے زیادہ احمدیوں کے نظام وصیت میں شامل ہونے کے نتیجہ میں ہی زیادہ سے زیادہ غریبوں بیواؤں اور یتیموں کی خدمت ہوگی اور غلبۂ اسلام کے دن تیزی کے ساتھ قریب تر آتے چلے جائیں گے اس تعلق میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا:

''جب وصیت کا نظام مکمل ہوگا تو صرف تبلیغ ہی اس سے نہ ہوگی بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا اور دکھ اور تنگی کو دنیا سے مٹا دیا جائے گا انشاء اللہ۔ یتیم بھیک نہیں مانگے گا بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی بے سامان پریشان نہ پھرے گا کیونکہ وصیت بچوں کی ماں ہوگی جوانوں کی باپ ہوگی عورتوں کا سہاگ ہوگی اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی اس کے ذریعہ سے مدد کرے گا'' (نظام نو صفحہ 130)

پس نظام وصیت میں شامل ہونا کوئی گھاٹے کا سودا نہیں بلکہ یہ وہ عظیم روحانی نظام ہے جس کے ذریعہ سے عنقریب دنیا کی تقدیر بدلنے والی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جلد از جلد تیز قدموں کے ساتھ اس مبارک آسمانی و روحانی نظام میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ (منیر احمد خادم)

اہلِ افریقہ! مبارک ہو کرم تم پر ہوا

ارضِ افریقہ کی خوش بختی پہ نازاں ہے جہاں
رشک سے جھک جھک کے اس کو دیکھتا ہے آسماں

خاک کے ذروں نے چومے ہیں قدم مسرور کے
دل کی چاہت سے بچھا جاتا ہے ہر پیر و جواں

اک حسیں منظر ہے ہر سو مسکراتے ہیں گلاب
ہر نظر میں جلوہ گر ہے اک بہارِ جاوداں

ہے خلافت کی محبت بحرِ ناپیدا کنار
قلزمِ عشاق میں ہے اک تلاطم کا سماں

لوگ کہتے تھے جسے ظلمات کا برِّ عظیم
مردِ حق کی برکتوں سے کس قدر ہے ضَو فشاں

اہلِ افریقہ! مبارک ہو، کرم تم پر ہوا
خود مسیحا چل کے آیا ہے تمہارے درمیاں

اس کے سجدوں کی بدولت رُت بدل جائے گی اب
ظلمتوں کا دیس بن جائے گا رشکِ کہکشاں

ہے دعا راشدؔ کی تم کو برکتیں اتنی ملیں
تا قیامت فیض کے چشمے رہیں جاری یہاں

(عطاء المجیب راشد، لندن)

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت

16.17.18 ستمبر 2005ء

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ بھارت کے سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے 16.17.18 ستمبر کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ مجالس اسکے مطابق ابھی سے تیاری شروع کریں اور زیادہ سے زیادہ نو مبائعین کو بھی ہمراہ لائیں۔ (صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

خطبہ جمعہ

جب اللہ تعالیٰ سے تعلق شدید ہو تو پھر شجاعت بھی آ جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے انبیاء کا ایک خُلق بہادری اور شجاعت بھی ہوتا ہے۔
آنحضرتؐ میں یہ وصف تمام انسانوں سے بلکہ تمام نبیوں سے بھی بڑھ کر تھا۔

(احادیث نبویہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جرأت و بہادری اور شجاعت کے مختلف واقعات کا تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 22/اپریل 2005ء بمطابق 22/شہادت 1384 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔

﴿اَلَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَ يَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ۔ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا﴾

(سورۃ الاحزاب آیت :40)

اللہ تعالیٰ کے انبیاء کا ایک خُلق بہادری اور جرأت بھی ہوتا ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ پر یقین اور توکّل کی وجہ سے مزید ابھرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو کام ان کے سپرد کئے ہوتے ہیں وہ اس وقت تک انجام نہیں دیئے جا سکتے جب تک جرأت اور بہادری کا وصف ان میں موجود نہ ہو۔ دوسرے اوصاف کی طرح یہ وصف بھی انبیاء میں اپنے زمانے کے لوگوں کی نسبت سب سے زیادہ ہوتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو خاتم الانبیاء ہیں، ان میں تو یہ وصف تمام انسانوں سے بلکہ تمام نبیوں سے بھی بڑھ کر تھا۔ جس کی مثالیں نہ اُس زمانے میں ملتی تھیں، نہ آئندہ زمانوں میں مل سکتی ہیں۔ جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر موقع پر جرأت کا مظاہرہ کیا ہے تاریخ میں کسی لیڈر کی ایسی مثال نظر نہیں آتی بلکہ سوواں، ہزارواں حصہ بھی نظر نہیں آتی۔ انتہائی مشکل حالات میں بھی قوم کا حوصلہ بلند رکھنے کے لئے، اپنے ساتھیوں کا حوصلہ بلند رکھنے کے لئے، ان کو صبر اور استقامت اور جرأت اور اللہ تعالیٰ پر توکل کی تلقین نہ کی ہو۔ اور خود آپؐ کا عمل یہ تھا کہ اگر تنہا بھی رہ گئے اور دشمنوں میں گھرے ہوئے ہیں تب بھی کبھی کسی قسم کے خوف کا اظہار نہیں کیا۔

یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو اللہ کے پیغام پہنچایا کرتے تھے اور اس سے ڈرتے رہتے تھے اور اللہ کے سوا کسی اور سے نہیں ڈرتے تھے اور اللہ حساب لینے کے لحاظ سے بہت کافی ہے۔ یہ اللہ کی سنت ہے جو پہلے بھی گزر چکی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو سب سے بڑھ کر اس کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے تھے۔ آپؐ کا عمل اور صحابہؓ کی گواہیاں اس بات پر شاہد ہیں کہ خدائے واحد کا پیغام پہنچانے میں جس جرأت کا مظاہرہ آپؐ نے کیا وہ بے مثال ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں یہ جرأت اور اللہ کے علاوہ کسی اور کا خوف نہ کرنا۔

آپؐ میں اس وقت بھی یہ وصف تھا جب آپؐ پر ابھی اللہ تعالیٰ کی وحی نازل نہیں ہوئی تھی۔ آپؐ کے اُس زمانے کے معمولات کا ذکر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک روایت میں اس طرح کیا ہے۔ آپؓ بیان کرتی ہیں کہ شروع شروع میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول شروع ہوا تو وہ رؤیائے صالحہ کی شکل میں ہوتا تھا یعنی خوابیں وغیرہ آیا کرتی تھیں۔ کہتی ہیں کہ آپ رات کے وقت (یہ پہلی وحی سے پہلے کا واقعہ ہے) جو کچھ دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح ظاہر ہو جاتا تھا۔ پھر آپ کو خلوت اچھی لگنے لگی تو آپؐ غار حرا میں بالکل اکیلے، کئی کئی راتیں خدا تعالیٰ کی عبادت میں گزارتے۔ اور جتنے دن آپؐ وہاں قیام کرتے آپؐ اپنا زادِ راہ ساتھ لے جاتے اور جب یہ ختم ہو جاتا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس واپس تشریف لاتے اور کھانے پینے کا مزید سامان ساتھ لے کر دوبارہ غار حرا میں چلے جاتے اور عبادتوں میں مشغول ہو جاتے۔ یہاں تک کہ آپؐ پر وحی نازل ہوئی اور آپؐ کے پاس حق آ گیا۔

(بخاری کتاب الوحی ۔کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ)

تو اس میں جہاں آپؐ کی خدا تعالیٰ سے محبت اور عبادتوں کا پتہ چلتا ہے وہاں آپؐ کی اس جرأت کا بھی پتہ چلتا ہے کہ آپؐ بغیر کسی خوف اور ڈر کے کئی کئی راتیں غار میں اور جنگل میں، جہاں کئی قسم کے خطرات ہوتے ہیں، گزارا کرتے تھے۔

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''اصل بات یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُنس اور ذوق پیدا ہو جاتا ہے تو پھر دنیا اور اہل دنیا سے ایک نفرت اور کراہت پیدا ہو جاتی ہے۔ بالطبع تنہائی اور خلوت پسند آتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی یہی حالت تھی۔ اللہ تعالیٰ کی محبت میں آپؐ اس قدر فنا ہو چکے تھے کہ آپؐ اس تنہائی میں ہی پوری لذت اور ذوق پاتے تھے۔ ایسی جگہ میں جہاں کوئی آرام کا اور راحت کا سامان نہ تھا اور جہاں جاتے ہوئے بھی ڈر لگتا ہو، آپؐ وہاں کئی کئی راتیں تنہا گزارتے تھے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کیسے بہادر اور شجاع تھے۔ جب اللہ تعالیٰ سے تعلق شدید ہو تو پھر شجاعت بھی آ جاتی ہے اس لئے مومن کبھی بزدل نہیں ہوتا۔ اہل دنیا بزدل ہوتے ہیں۔ ان میں حقیقی شجاعت نہیں ہوتی۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 317 جدید ایڈیشن)

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ وحی نازل ہونے کے بعد مختلف اوقات میں آپؐ نے کس قدر بہادری اور جرأت کے مظاہرے کئے۔ مکّہ کی تیرہ سالہ زندگی میں یعنی دعویٰ نبوت کے بعد آپؐ کو ہر طرح سے ڈرایا دھمکایا گیا اور آپؐ کے بزرگوں اور پناہ دینے والوں کی پناہیں آپؐ سے ہٹانے کی کوششیں کی گئیں۔ لیکن اس جرأت و شجاعت کے پیکر نے ان کی ذرہ بھی پرواہ نہیں کی۔ اس مکّی زندگی میں آپؐ پر ظلم اور زیادتیوں کے واقعات کی روایات جو ہم تک پہنچی ہیں ان میں سے چند ایک کا ذکر کرتا ہوں، جن سے پتہ چلتا ہے کہ آپؐ نے کس بہادری اور جرأت اور بغیر کسی پریشانی اور گھبراہٹ کے اظہار کے ان سب چیزوں کا مقابلہ کیا۔ آپؐ کو فکر رہتی تھی تو اپنے ماننے والوں کی۔ یہ فکر ہوتی تھی کہ ان پر ظلم نہ ہوں۔ روایتوں کو پڑھتے ہوئے بعض دفعہ ذہن کے رجحان کے مطابق ایک آدھ پہلو سیرت کا سامنے آتا ہے لیکن اگر دیکھا جائے تو بعض ایسی روایتیں ہیں جن میں ایک ایک حدیث میں آپؐ کی سیرت اور خُلق کے کئی پہلو نظر آتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مکّہ میں تھے تو نہایت جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے بے دھڑک خانہ کعبہ کا طواف اور وہاں اپنے طریق پر عبادت کیا کرتے تھے۔ قریش مکّہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب خانہ کعبہ میں اس طرح عبادت کرتے ہوئے دیکھتے تھے تو بہت غصے میں آ جایا کرتے تھے کہ ہمارے بتوں کو برا بھلا کہتے ہیں اور پھر ہمارے سامنے ہی بغیر کسی جھجک کے اپنے طریق پر اپنی عبادتیں بھی کر رہے ہیں، طواف بھی کر رہے ہیں۔

چنانچہ ایک دفعہ ایسے ہی ایک موقع پر قریش کا رویہ کیا تھا اس کا ذکر عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک روز میں خانہ کعبہ کے قریب موجود تھا تو قریش کے سب بڑے بڑے لوگ حجر اسود کے پاس خانہ کعبہ میں اکٹھے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنے لگے کہ یہ بتوں کو برا بھلا کہتے ہیں اور ہم نے بڑا صبر کر لیا اور اب صبر کی انتہا ہو گئی ہے۔ تو کہتے ہیں کہ یہ لوگ باتیں کر رہے تھے کہ اتنے میں آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپؐ طواف میں مشغول ہو گئے۔ جب آپؐ طواف کرتے ہوئے ان لوگوں کے پاس سے گزرتے تو کفار آپؐ پر آوازے کستے تھے، بیہودہ باتیں آپؐ کے متعلق کرتے تھے۔ چنانچہ تین بار ایسا ہوا۔ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر دکھ محسوس کیا اور تیسری دفعہ آوازے کسنے پر آپؐ کھڑے ہو گئے اور آپؐ نے فرمایا کہ اے گروہ قریش! قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ مَیں تم جیسوں کی ہلاکت کی خبر لے کر آیا ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ اس بات کا قریش پر ایسا اثر ہوا کہ وہ سکتے کی حالت میں آ گئے۔ اور جو شخص اُن میں سب سے زیادہ بڑھ بڑھ کر باتیں کرنے والا تھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑی نرمی سے بات کرنے لگا اور کہنے لگا کہ آپ تشریف لے جائیں۔ (جو بھی معذرت کی) پھر آپؐ وہاں سے تشریف لے آئے۔ دوسرے روز پھر یہ لوگ اکٹھے ہوئے اور ہر طرف سے آپؐ کو گھیر لیا اور کہنے لگے کہ تم ہی ہو جو ہمارے بتوں میں عیب نکالتے ہو، ہمارے دین کو برا بھلا کہتے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں مَیں کہتا ہوں۔ تو دیکھیں کس جرأت سے آپؐ اکیلے، تن تنہا ظالموں اور جابروں کے گروہ کے بیچ میں چلے جایا کرتے تھے۔ قطعاً اس کی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ یہ ظالم اور انسانیت سے عاری لوگ آپؐ کے ساتھ کیا سلوک کریں گے۔ اور پھر یہی نہیں بلکہ ان کو للکار کر کہا کہ تم جو آج بڑھ کر بڑھ کر مجھ سے باتیں کر رہے ہو، مجھ پر باتیں بنا رہے ہو، میرے خلاف غلیظ اور انسانیت سے گری ہوئی گندی زبان استعمال کر رہے ہو یاد رکھو کہ تم لوگوں کی ہلاکت میرے ہاتھوں سے ہونی ہے۔

اب جس کو ذرا سا بھی دنیا کا خوف ہو، وہ ایسی بات نہیں کر سکتا۔ وہ تو مصلحت کے تقاضوں کی وجہ سے خاموش ہو جائے گا کہ کہیں مجھ سے اَور زیادتی نہ کریں۔ لیکن خدا کا یہ شیر سب کو للکارتا ہے بغیر کسی کی پرواہ کے، بغیر کسی خوف کے، بغیر کسی ڈر کے، اور اس للکار میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رعب ہی ایسا دیا گیا ہے کہ باوجود مضبوط گروہ ہونے کے وہ سب اس بات پر خاموش ہو گئے جیسے جسم سے جان ہی نکل گئی ہو۔ اور پھر اس شرارت کرنے والے نے بڑی عاجزی دکھائی۔ بہر حال ان کی فطرت میں کیونکہ شرارت تو تھی، ان لوگوں کی فطرت میں گند تھا، اگلے دن پھر وہ لوگ اکٹھے ہوئے اور اسی طرح اکٹھے بیٹھے لیکن اب دُور سے آوازے نہیں کسے کیونکہ ایک دن پہلے جو واقعہ ہوا تھا کہ آپؐ کے کہنے پر سب سکتے میں آ گئے تھے، اس وقت اور بھی وہاں لوگ ہوں گے کسی نے کہا ہو گا کہ اس طرح تو ہماری عزت جاتی رہے گی، ہماری عزت خاک میں مل جائے گی اور آپؐ جس مقصد کو لے کے اٹھے ہیں اس میں کامیاب ہو جائیں گے۔ تو اگلے روز ان سب نے دُور سے چرکے لگانے کی بجائے آپؐ کو گھیر لیا۔ اب کوئی راہ فرار نہیں ہے۔ سارے لوگ ارد گرد اکٹھے ہیں۔ پھر پوچھا جا رہا ہے کہ کیا تم ہمارے بتوں کو برا کہتے ہو اور اُن کی برائیاں بیان کرتے ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت میں بھی فرماتے ہیں، جبکہ ہر طرف سے گھرے ہوئے ہیں، کہ ہاں مَیں صحیح کہتا ہوں۔ کیونکہ یہ جو تمہارے بُت ہیں ان بیچاروں میں تو کوئی طاقت ہی نہیں ہے۔ یہ تو خود تمہارے ہاتھوں سے بنے ہوئے ہیں۔ تو دیکھیں آپؐ نے یہ جواب کس جرأت سے دیا اور اس بات کی کوئی بھی پرواہ نہیں کی کہ یہ لوگ میرے ساتھ کیا سلوک کریں گے۔ اور اگلے ہی لمحے اس بات پر انہوں نے آپؐ پر زیادتی بھی کی۔

چنانچہ راوی کہتے ہیں کہ مَیں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے حضورؐ کی چادر مبارک پکڑ لی اور ابو بکرؓ بھی وہاں موجود تھے۔ وہ یہ حالت دیکھ کر روتے ہوئے کھڑے ہوئے اور قریش سے کہنے لگے کہ کیا تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا ربّ اللہ ہے۔ تب قریش نے آپؐ کو چھوڑ دیا اور وہاں سے چلے گئے۔ (السیرة النبویة لابن هشام ذکر ما لقی رسول الله من الاذی)

تو جس ارادے سے اگلے دن جمع ہوئے تھے۔ اس کو پورا بھی کرنا چاہا۔ ان کو پتہ تھا کہ جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے بتوں کے بارے میں سوال کریں گے تو آپؐ یقیناً بیزاری کا اظہار کریں گے اور اس صورت میں ہم انہیں ماریں پیٹیں گے۔ چنانچہ اسی ارادے سے آپؐ کو پکڑ بھی لیا لیکن حضرت ابو بکرؓ کی حمایت کی وجہ سے چھوڑ دیا۔ شاید کچھ اور لوگ بھی ہوں جنہوں نے شرافت دکھائی ہو تو بہر حال ایسے حالات میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی جرأت کا مظاہرہ کیا کرتے تھے۔

پھر مکّہ میں بھی آپؐ کی جرأت کا وہ واقعہ دیکھیں جب سب سردار جمع ہو کر آپؐ کے چچا حضرت ابو طالب کے پاس آئے کہ اپنے بھتیجے کو روکو کہ اپنی تعلیم نہ پھیلائے ورنہ پھر ہم تمہارا بھی لحاظ نہیں کریں گے۔ اس پر چچا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھانے کے لئے بلایا تو آپؐ نے سمجھ لیا کہ اب میرے چچا بھی میری مدد نہیں کر سکتے۔ لیکن اس خیال نے آپ کی جرأت میں کمی نہیں کی بلکہ خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق اس سے یقین میں اور جرأت میں اور اضافہ ہوا۔ اور فرمایا کہ چچا! اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند بھی رکھ دیں تو پھر بھی میں اس کام کو نہیں چھوڑوں گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو پورا کردے یا میں خود ہلاک ہو جاؤں۔

پھر وہ واقعہ بھی اکثر سنا ہوا ہے۔ میں بھی پہلے بیان کر چکا ہوں لیکن جب اس واقعہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جرأت اور بہادری کی نظر سے دیکھیں تو ایک اور شان اس کی نظر آتی ہے۔ جب اونٹوں کا ایک تاجر ابو جہل کو اونٹ فروخت کرتا ہے اور اونٹوں پر قبضہ کر لینے کے بعد ابو جہل نے اس کی رقم ادا نہیں کی اور کئی بہانے بنا رہا ہے۔ غریب آدمی بیچارا چکر لگا لگا کر تھک گیا ہے۔ سرداران قریش کے پاس فریاد لے کر گیا کہ مجھ پر رحم کرو اور ابو الحکم سے میری رقم دلوا دو۔ وہ سردار جو خود بھی اس ظالمانہ معاشرے کا حصہ تھے جنہوں نے خود بھی یقیناً کئی لوگوں کی رقمیں ماری ہوں گی اُس غریب الوطن کی مدد کرنے کی بجائے اس سے ٹھٹھا کرتے ہوئے اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ دکھا رہے ہیں۔ اور کسی نیک نیتی سے نہیں دکھا رہے۔ بلکہ اس نیت سے کہ جب یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائے گا تو آپؐ ابو جہل کے خوف کی وجہ سے یا اس کے سردار قریش ہونے کی وجہ سے اور اس وجہ سے بھی کہ وہ آپؐ کا شدید ترین مخالف ہے اس کے پاس جانے سے انکار کر دیں گے۔ لیکن جب وہ غریب آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو بغیر کسی تردّد کے یہ جرأت و شجاعت کا پیکر اس آدمی کے ساتھ چل پڑا اور ابو جہل کے گھر جا کر دروازہ کھٹکھٹایا۔ ابو جہل گھر سے باہر آیا تو اُسے کہا کہ تم نے اس شخص کے پیسے دینے ہیں۔ ابو جہل نے کہا ہاں دینے ہیں اور ابھی لایا۔ وہ گھر کے اندر گیا اور اس کی رقم لا کر ادا کر دی۔ تو یقیناً اللہ تعالیٰ کی مدد آپؐ کے ساتھ تھی۔ اور اس کے نظارے بھی اللہ تعالیٰ نے اس طرح دکھائے کہ ابو جہل کو ایک خوفناک اونٹ نظر آیا۔ پس آپؐ کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین نے ہی یہ جرأت بھی دلائی تھی کہ ایسے خطرناک دشمن کے گھر بغیر کسی حفاظتی سامان کے چلے جائیں۔ اور یہ شجاعت بھی صرف اور صرف آپؐ کا ہی خاصہ تھی۔

پھر دیکھیں جب مکّہ سے ہجرت کی تو پہلی پناہ کی جگہ ایک قریب کی غار تھی۔ دشمن تلاش کرتا ہوا وہاں پہنچ گیا۔ آپؐ اور حضرت ابو بکرؓ اندر بیٹھے ہوئے تھے اور دشمن اگر چاہتا تو آپؐ کو دیکھ سکتا تھا بلکہ اندر بیٹھے ہوؤں کا خیال تھا کہ ضرور دیکھ بھی لے گا غار بھی کوئی ایسی غار نہیں تھی جس کا منہ تنگ ہو اور اندر سے گہری ہو یا چھپ کے ایک کونے میں آدمی چلا جائے۔ حضرت ابو بکرؓ پریشان ہیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پریشانی کے کوئی آثار نہیں ہیں۔ ایک ہی بات ذہن میں ہے کہ اگر کوئی ڈر یا خوف کسی چیز کا، کسی ذات کا ہونا چاہئے تو وہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اور جب خدا تعالیٰ کی خاطر کوئی کام ہو رہا ہے تو کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

غار میں بیٹھنے کے واقعہ کو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں بیان کرتے ہیں کہ مَیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار میں تھا۔ میں نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا تو تعاقب کرنے والوں کے پاؤں دکھائی دیئے۔ اس پر مَیں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم اگر کوئی نظر نیچے کرے گا تو ہمیں دیکھ لے گا۔ آپؐ نے جواب میں ارشاد فرمایا اے ابو بکر! ہم دو ہیں اور ہمارے ساتھ تیسرا خدا ہے۔ تو جہاں یہ واقعہ خدا تعالیٰ کی ذات پر یقین کا اظہار کرتا ہے۔ وہاں آپؐ کی جرأت و شجاعت کا بھی اظہار ہو رہا ہے۔ آپؐ خاموشی سے اشارہ بھی کر سکتے تھے کہ خاموش رہو۔ باہر لوگ کھڑے ہیں بولو نہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کی ذات پر یقین کی وجہ سے آپؐ میں جو جرأت تھی اس کی وجہ سے دشمن کے سر پر کھڑا ہونے کے باوجود اس کی پرواہ نہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ابو بکر فکر نہ کرو، خدا ہمارے ساتھ ہے۔

(بخاری کتاب المناقب باب هجرة النبی ﷺ واصحابه الی المدینة)

اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''دشمن غار پر موجود ہیں اور مختلف قسم کی رائے زنیاں ہو رہی ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ اس غار کی تلاشی کرو کیونکہ نشان پا یہاں تک آ کر ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن اُن میں سے بعض کہتے ہیں کہ یہاں انسان کا گزر اور دخل کیسے ہو گا مکڑی نے جالا تنا ہوا ہے۔ کبوتر نے انڈے دیئے ہوئے ہیں۔ اس قسم کی باتوں کی آوازیں اندر پہنچ رہی ہیں۔ اور آپؐ بڑی صفائی سے اُن کو سن رہے ہیں۔ ایسی حالت میں دشمن آئے ہیں کہ وہ خاتمہ کرنا چاہتے ہیں اور دیوانے کی طرح بڑھتے آتے ہیں۔ لیکن آپؐ کی کمال شجاعت کو دیکھو کہ دشمن سر پر ہے اور آپؐ اپنے رفیق صادق صدیق'' کو فرماتے ہیں ﴿لَاتَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا﴾ (التوبة:40)۔ یہ الفاظ بڑی صفائی کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں کہ آپؐ نے زبان ہی سے فرمایا کیونکہ یہ آواز کو چاہتے ہیں''۔ یعنی یہ الفاظ بولے بغیر تو ادا نہیں ہو سکتے۔ ''اشارہ سے کام نہیں چلتا۔ باہر دشمن مشورہ کر رہے ہیں اور اندر غار میں خادم و مخدوم بھی باتوں میں لگے ہوئے ہیں۔ اس امر کی پروا نہیں کی گئی کہ دشمن آواز سن لیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ پر کمال ایمان اور معرفت کا ثبوت ہے۔ خدا تعالیٰ کے وعدوں پر پورا بھروسہ ہے''۔ فرمایا کہ''

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت کے لئے تو یہ نمونہ ہی کافی ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ250-251 جدید ایڈیشن)

پھر دشمن کے چلے جانے کے بعد اور یہ اطمینان ہو جانے کے بعد کہ اب غار سے نکل کر اگلا سفر شروع کیا جا سکتا ہے۔ آپؐ حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ غار سے نکلے اور جو بھی انتظام کیا تھا اس کے مطابق وہاں سواریاں پہنچ گئی تھیں۔ ان پر سوار ہوئے اور سفر شروع ہو گیا۔ لیکن کفار مکہ نے آپؐ کے پکڑے جانے کے لئے 100 اونٹ کا انعام مقرر کیا ہوا تھا۔ اور اس کے لالچ میں کئی لوگ آپؐ کی تلاش میں نکلے ہوئے تھے۔ ان میں ایک سراقہ بن مالک بھی تھے جو ان کا بیان ہے کہ میں گھوڑا دوڑاتے دوڑاتے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قدر نزدیک ہو گیا کہ میں آپؐ کے قرآن پڑھنے کی آواز سن رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ آپؐ دائیں بائیں بالکل نہیں دیکھتے تھے ہاں حضرت ابوبکرؓ بار بار دیکھتے جاتے تھے۔ تو اس حالت میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی گھبراہٹ نہیں تھی بلکہ آرام سے کلام الٰہی کی تلاوت فرما رہے تھے۔

(بخاری کتاب المناقب الانصار باب معجزۃ النبی واصحابہ الی المدینۃ)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا کہ فکر کیوں کرتے ہو اللہ ہمارے ساتھ ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل یقین تھا۔ آپؐ کو ہر وقت اور ہر موقع پر یہی یقین ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہمارے ساتھ ہے جس کی وجہ سے خطرناک موقعے پر بھی آپؐ کو کبھی گھبراہٹ نہیں ہوئی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امن پسند طبیعت لڑائیوں اور جنگوں کو نہیں چاہتی تھی۔ لیکن فطرتی جرأت اور بہادری کو بھی یہ گوارا نہیں تھا کہ دشمن سے اگر مقابلہ ہو جائے تو پھر بزدلی کا مظاہرہ کیا جائے۔ اور آپؐ اپنے صحابہؓ کو بھی یہ نصیحت فرماتے تھے کہ اگر جنگ ٹھونسی جائے تو پھر بزدلی نہیں دکھانی۔

چنانچہ اس بارے میں حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر دشمن سے مقابلے کے لئے اتنا انتظار فرمایا کہ یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ پھر آپؐ نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اے لوگو! دشمن سے لڑائی کی تمنا نہ کرو بلکہ اللہ سے عافیت طلب کرتے رہو۔ لیکن جب دشمن سے مڈبھیڑ ہو جائے تو صبر و استقامت دکھاؤ اور اس بات کا یقین کرو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔ اس کے بعد آپؐ نے دعا کی کہ اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتٰبِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ وَھَازِمَ الْاَحْزَابِ اِھْزِمْھُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْھِمْ اے اللہ! جو کتاب نازل کرنے والا ہے۔ بادلوں کو چلانے والا ہے اور دشمن گروہوں کو شکست دینے والا ہے تو ان لوگوں کو شکست دے اور ہمیں اپنی مدد سے ان پر غلبہ عطا فرما۔ (متفق علیہ)

اور جب دعاؤں کے ساتھ آپؐ دشمن کے حملوں کا جواب دیتے تھے تو پھر جرأت و بہادری کے وہ اعلیٰ جوہر آپؐ دکھا رہے ہوتے تھے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ صحابہؓ میں سے بڑے بڑے بہادر بھی آپ کی جرأت و بہادری کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتے تھے اور اس بات کی گواہی خود صحابہؓ دیتے ہیں۔

چنانچہ حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ خدا کی قسم جب شدید لڑائی شروع ہو جاتی تو ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھال بنا کر لڑتے تھے۔ اور ہم میں سے بہادر وہی سمجھا جاتا تھا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ بشانہ لڑتا تھا۔ (مسلم کتاب الجہاد باب فی غزوۃ حنین)

اصولی طور پر جب جنگ ہو رہی ہو تو خطرناک جگہ بھی وہی ہونی چاہئے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے تھے کیونکہ دشمن کی تو یہی کوشش ہوتی ہے کہ جب کسی قوم سے جنگ ہو تو یا مخالف قوم کے لیڈر کو قتل کر دیا جائے یا اس کو گرفتار کر لیا جائے تا کہ اس کی قوم کا حوصلہ پست ہو جائے اور فوجوں کا حوصلہ پست ہو جائے اور جنگ ختم ہو جائے۔ اس لئے دشمن کا سارا زور مرکز کی طرف ہوتا ہے اور خاص طور پر جب آمنے سامنے جنگ ہو رہی ہو، اور قوم کے لیڈر بھی اس میں موجود ہوں تو پھر اندازہ کریں کہ کس طرح شدت کے ساتھ مخالف فوجیں اس مرکز میں پہنچنے کی کوشش کرتی ہوں گی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنی فطرتی جرأت اور بہادری کی وجہ سے دشمنوں کے سامنے بہت زیادہ آ جایا کرتے تھے اور پھر ایسے میں آپؐ کے جانثار صحابہؓ بھی کس طرح برداشت کرتے کہ آپؐ کو اکیلا چھوڑیں۔ صحابہ کے لئے بھی جنگ میں یہی سخت ترین مقام ہوتا تھا اور دشمن کی کوشش یہی ہوتی تھی کہ مرکزی ٹارگٹ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے اس لئے صحابہ پر حملہ کرنے کی نسبت آپؐ پر حملہ کرنے کی زیادہ کوشش ہوتی تھی۔ لیکن دیکھیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا لیڈر بھی کسی قوم کو کیا ملا ہو گا کہ جو آپؐ کے اردگرد اکٹھے ہو رہے ہیں، جمع ہو رہے ہیں کہ دشمن کا حملہ سخت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے محفوظ رکھنا ہے۔ وہ یہ اعتراف کر رہے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے ڈھال ہوتے تھے۔ آپؐ بھی اس فکر سے جنگ میں دشمن کے حملوں کو ناکام کرتے تھے، اس فکر سے لڑ رہے ہوتے تھے کہ میں نے اپنے صحابہؓ کی حفاظت بھی کرنی ہے اور دشمن کے حملوں کو ناکام بھی کرنا ہے۔ تو یہ تھے جرأت و شجاعت و بہادری کے نمونے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھائے۔

پھر جنگ بدر کے موقع پر آپؐ کی جرأت و بہادری کا ایک واقعہ ہے۔ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ مدینے سے روانہ ہوئے اور مشرکین سے پہلے بدر کے میدان میں پہنچ گئے۔ پھر مشرکین بھی پہنچ گئے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی آگے نہ بڑھے جب تک میں اس سے آگے نہ ہوں۔ یعنی میرے پیچھے رہنا اور دشمن سے مقابلے کے وقت میں ہی سب سے آگے ہوں گا۔ پھر جب مشرکین آگے بڑھ کر اسلامی فوج کے قریب آئے تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس جنت کو حاصل کرنے کے لئے آگے بڑھو جس کی لمبائی اور چوڑائی آسمانوں اور زمینوں کے برابر ہے۔ یعنی جب باقاعدہ لڑائی شروع ہو گئی تو پھر سب کو اجازت دی کہ اب اپنے اپنے ہنر دکھاؤ اور اب جنگ میں کود پڑو۔ اب بزدلی نہیں دکھانی۔ اور آپؐ بھی ان میں پیش پیش تھے۔ (صحیح مسلم)

پھر آپؐ کی جنگ کے بارے میں حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ جب میدان جنگ خوب گرم ہو جاتا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد شدید لڑائی شروع ہو جاتی، جیسا کہ میں نے کہا کہ زیادہ مرکز کی طرف حملہ ہوتا تھا۔ تو کہتے ہیں کہ ہم رسول کریمؐ کی پناہ لیا کرتے تھے۔ ایسے مواقع پر تمام لوگوں کی نسبت آپؐ دشمن کے زیادہ قریب ہوا کرتے تھے۔ پھر آگے کہتے ہیں کہ بدر میں میں نے آپؐ کو دیکھا میں آپؐ کی پناہ لئے ہوئے تھا حالانکہ آپؐ کفار کے بالکل قریب پہنچے ہوئے تھے اس روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے زیادہ سخت جنگ کی۔ جنگ کی شدت میں جب اس طرح آمنے سامنے جنگ ہو رہی ہو تو پتہ نہیں لگتا کہ اپنوں میں کون اپنے ساتھ ہے۔ تو جب حضرت علیؓ نے دشمن کے وار سے بچ کر دیکھا ہو گا یا یہ دیکھا ہو گا کہ مجھے کس نے وار سے بچایا تو دیکھا آپؐ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے تھے تو حضرت علیؓ کے متعلق مشہور ہے کہ جنگی حربوں کے ماہر تھے اور انتہائی نڈر انسان تھے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جرأت و بہادری کے بارے میں جو آپ بیان کر رہے ہیں تو آپ ان کی پناہ میں ہیں۔

(الشفاء لقاضی عیاض فصل وأما الشجاعة صفحه66)

پھر جنگ اُحد کا واقعہ دیکھیں جب بعد مشورہ آپ کی مرضی کے خلاف باہر جا کر دشمن سے مقابلے کا فیصلہ ہوا اور بعض صحابہؓ کو بعد میں اپنی غلطی کا احساس بھی ہوا اور اس پر انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو روکنے کی کوشش بھی کی۔ تو جو جواب آپؐ نے دیا وہ جہاں آپ کے توکل کو ظاہر کرتا ہے وہاں آپ کی جرأت و شجاعت کا بھی اس میں خوب اظہار ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ بات نبی کی شان کے خلاف ہے کہ جب وہ ایک دفعہ ہتھیار باندھ لے پھر اللہ تعالیٰ کے فیصلہ فرمانے سے پہلے اتار دے۔ یعنی یا تو خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم ہو یا پھر اب میدان جنگ میں ہی فیصلہ ہو گا۔ اب جنگ سے بچنے کے لئے میں یہ کام نہیں کروں گا یہ جرأت و مردانگی کے خلاف ہے۔ اور نبی بھی وہ نبی جو خاتم الانبیاء ہے وہ اب یہ بزدلی کا کام کس طرح کر سکتا ہے۔ اور پھر جب مسلمانوں کی غلطی کی وجہ سے جیتی ہوئی جنگ کا پانسہ پلٹ گیا اور دشمن نے مسلمانوں کو کچھ نقصان پہنچایا، مسلمان تتر بتر ہو گئے، اس وقت بھی آپؐ ایک مضبوط چٹان کی طرح ڈٹے رہے۔

یہ بھی ایک عظیم واقعہ ہے۔ اس کا مختلف روایات میں ذکر آتا ہے۔ ایک جگہ یوں ذکر ملتا ہے کہ غزوہ احد میں بعض اوقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قریباً اکیلے ہی رہ جاتے تھے۔ کسی ایسے ہی موقعہ پر حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے مشرک بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا ایک پتھر آپؐ کے چہرہ مبارک پر لگا جس سے آپؐ کا ایک دانت ٹوٹ گیا اور ہونٹ بھی زخمی ہوا۔ ابھی زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ ایک اور پتھر جو عبداللہ بن شہاب نے پھینکا تھا اس نے آپؐ کی پیشانی کو زخمی کیا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد تیسرا پتھر جو ابن قمئہ نے پھینکا تھا آپؐ کے رخسار مبارک پر لگا جس سے آپؐ کے خود کی دو کڑیاں آپؐ کے رخسار (کلوں) میں چبھ گئیں۔ (ابن ہشام ذکر غزوۃ احد جزء 3 وزرقانی بحوالہ سیرت خاتم النبیین صفحہ494)۔ آپؐ لہولہان ہو گئے تھے لیکن کوئی پناہ گاہ تلاش نہیں کی کہ جہاں بیٹھ کر پٹی کروائیں اور خون صاف کریں یا آرام کریں۔ اور صرف اس لئے کہ آپؐ کی یہ جرأت دیکھ کر مسلمان بھی جمع ہوں اور دشمن کا مقابلہ کریں جیسا کہ مقابلہ کرنے کا حق ہے۔

پھر دیکھیں اسی زخمی حالت میں جب آپؐ لہولہان تھے، جنگ تقریباً ختم تھی کیونکہ اب کفار اپنے زخمیوں کی دیکھ بھال کر رہے تھے اور مسلمان شہداء کے چہرے بگاڑنے کی کوشش کر رہے تھے۔ یہ اُس زمانے

میں رواج تھا کہ ناک کان وغیرہ کاٹ لیتے تھے تو اس وقت جب جنگ ذرا ٹھنڈی ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کے ساتھ ایک محفوظ جگہ پر جانے لگے تو راستے میں ابی بن خلف نے آپؐ کو دیکھ لیا اور پہچان لیا اور آپؐ پر وار کرنے کے لئے آگے بڑھا۔ اس وقت آپؐ زخمی حالت میں تھے۔ لیکن اس وقت بھی آپؐ نے جرأت کا مظاہرہ کیا۔

اس واقعہ کا ذکر یوں ملتا ہے کہ جنگ اُحد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہونے کے بعد جب صحابہؓ کے ساتھ ایک گھاٹی میں ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ پہاڑی کی طرف جا رہے تھے تو بہرحال ابی بن خلف نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر للکارتے ہوئے پکارا کہ اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر آج تم بچ گئے تو میری زندگی عبث ہے، فضول ہے صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا ہم میں سے کوئی اس کی طرف بڑھے!۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسے چھوڑ دو اور راستے سے ہٹ جاؤ۔ اسے میری طرف آنے دو۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نیزہ تھام لیا اور آگے بڑھ کر اس کی گردن پر ایک ہی وار کیا جس سے وہ چنگھاڑتا ہوا مڑا اور اپنے گھوڑے سے زمین پر گر گیا، قلابازیاں کھانے لگا۔ (سیرت ابن هشام ، غزوه احد، مقتل ابی بن خلف۔ مطبع مصطفی البابی الحلمی مصر 1936 الجزء الثالث صفحه 89)

اس حالت میں جو کمزوری کی حالت تھی، خون بے تحاشا بہا ہوا تھا، زخمی تھے، مرہم پٹی بھی کوئی نہیں ہوئی تھی۔ آپؐ نے کسی صحابی کو آگے نہیں بڑھنے دیا بلکہ فرمایا کہ نہیں اس کا علاج میں نے ہی کرنا ہے۔ کیونکہ مکّہ میں ایک دفعہ اس نے آپؐ کو چیلنج دیا تھا کہ آپؐ (نعوذ باللہ) میرے ہاتھ سے مریں گے۔ تو آپؐ نے فرمایا تھا کہ نہیں بلکہ تم میرے ہاتھ سے مرو گے۔ وہ آدمی جو سواری پر بھی تھا، بظاہر ٹھیک بھی تھا، زخمی بھی نہیں تھا۔ آپؐ زخموں سے لہولہان تھے اور سواری پر ہونے کی وجہ سے وہ بہتر طور پر آپؐ پر حملہ کر سکتا تھا۔ اس کے باوجود آپؐ نے اپنی جرأت اور شجاعت کی اعلیٰ مثال قائم کرتے ہوئے صحابہؓ کو کہا کہ نہیں تم پرے ہٹ جاؤ۔ اس کا مَیں علاج کروں گا۔ اور اسی نیزے کے زخم سے وہ بعد میں مکّہ کے راستے میں واپس جاتے ہوئے فوت بھی ہو گیا تھا۔

پھر جرأت اور شجاعت کی ایک اور اعلیٰ مثال ہے۔ غزوہ اُحد کے اگلے دن جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کے ہمراہ مدینہ پہنچے تو آپؐ کو یہ اطلاع ملی کہ کفار مکّہ دوبارہ مدینہ پر حملہ آور ہونے کی تیاری کر رہے ہیں کیونکہ بعض قریش ایک دوسرے کو یہ طعنے دے رہے تھے کہ نہ تو تم نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کیا۔ (نعوذ باللہ)۔ اور نہ مسلمان عورتوں کو لونڈیاں بنایا اور نہ ان کے مال و متاع پر قبضہ کیا۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے تعاقب کا فیصلہ کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا اعلان فرمایا کہ ہم دشمن کا تعاقب کریں گے اور اس تعاقب کے لئے میرے ساتھ صرف وہ صحابہؓ شامل ہوں گے جو گزشتہ روز غزوۂ اُحد میں شامل ہوئے تھے۔ (الطبقات الكبرىٰ لأبن سعد جلد دوم صفحه 274 غزوه رسول الله ﷺ حمراء الأسد)۔ ایسی حالت میں جب آپؐ خود بھی زخمی تھے اور صحابہ کی اکثریت بھی زخمی تھی بلکہ شاید تمام کے تمام زخمی تھے۔ آپؐ نے اپنے سے بڑے دشمن کے تعاقب کا فیصلہ کیا۔ اور صحابہؓ میں بھی یہ روح پھونکی کہ شجاعت دکھاؤ گے تو کامیابیاں حاصل کرو گے۔ آپؐ کا یہ جرأتمندانہ فیصلہ ایسا تھا کہ جس نے دشمن کو پریشان کر دیا اور وہ جو دوبارہ حملے کی سوچ رہا تھا جب اس نے دیکھا کہ ہمارا تعاقب کیا جا رہا ہے تو وہیں سے واپس مکّہ کی طرف مڑ گیا۔ یہ جنگی لحاظ سے جہاں اہم فیصلہ تھا وہاں آپؐ کی جرأت و شجاعت کا بھی اظہار کرتا ہے۔

پھر جنگ حنین میں آپؐ کی بہادری کی روایت ملتی ہے۔ ابو اسحاق سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک شخص حضرت براءؓ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے جنگ حنین کے موقع پر دشمن کے مقابلے پر پیٹھ پھیر لی تھی؟۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ مَیں سب کے بارے میں تو کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ضرور گواہی دوں گا کہ آپؐ نے دشمن کے شدید حملے کے وقت بھی پیٹھ نہیں پھیری تھی۔ پھر انہوں نے کہا کہ اصل بات یہ ہے کہ ہوازن قبیلے کے خلاف جب مسلمانوں کا لشکر نکلا تو انہوں نے بہت ہلکے پھلکے ہتھیار پہنے ہوئے تھے یعنی ان کے پاس زرہیں وغیرہ اور بڑا اسلحہ نہیں تھا اور ان میں بہت سے ایسے تھے جو بالکل نہتے تھے۔ لیکن اس کے مقابل پر ہوازن کے لوگ بڑے کہنہ مشق تیر انداز تھے۔ جب مسلمانوں کا لشکر ان کی طرف بڑھا تو انہوں نے اس لشکر پر تیروں کی ایسی بوچھاڑ کر دی جیسے ٹڈی دل کھیتوں پر حملہ کرتی ہے۔ اس حملے کی تاب نہ لا کر مسلمان بکھر گئے۔ لیکن اُن کا ایک گروہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھا۔ حضورؐ ایک خچر پر سوار تھے جسے آپؐ کے چچا ابوسفیان بن حارث لگام سے پکڑے ہوئے ہانک رہے تھے۔ جب مسلمانوں کو اس طرح بکھرتے ہوئے دیکھا تو آپؐ کچھ وقفے کے لئے اپنے خچر سے نیچے اترے اور اپنے مولا کے حضور دعا کی۔ پھر آپؐ خچر پر سوار ہو کر مسلمانوں کو مدد کے لئے بلاتے ہوئے دشمن کی طرف بڑھے اور آپؐ یہ شعر پڑھتے جاتے تھے۔

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ　　اَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبْ

میں خدا کا نبی ہوں اور یہ سچی بات ہے لیکن میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ یعنی میری غیر معمولی جرأت دیکھ کر یہ نہ سمجھنا کہ میں کوئی فوق البشر چیز ہوں۔ ایک انسان ہوں اور اسی طرح جرأت دکھا رہا ہوں۔ اور آپؐ یہ دعا کرتے جاتے تھے کہ اَللّٰھُمَّ نَزِّلْ نَصْرَکَ اے خدا! اپنی مدد نازل کر۔ پھر حضرت براء نے کہا کہ حضورؐ کی شجاعت کا حال سنو کہ جب جنگ جوبن پر ہوتی تھی تو اس وقت حضورؐ سب سے آگے ہو کر سب سے زیادہ بہادری سے لڑ رہے ہوتے تھے۔ اور ہم لوگ اس وقت حضورؐ کو ہی اپنی ڈھال اور اپنی آڑ بنایا کرتے تھے اور ہم میں سے سب سے زیاہ وہی بہادر سمجھا جاتا تھا جو حضورؐ کے شانہ بشانہ لڑتا تھا۔ (صحيح مسلم كتاب الجهاد باب فتح مكه)۔ تو کئی جگہوں سے اس کی گواہی ملتی ہے ایک آدھ صحابی کی مثال نہیں ہے۔

تو یہ تھے جنگوں کے واقعات کہ کس طرح آپؐ جرأت دکھاتے تھے اور کس طرح ان جنگوں میں صحابہؓ کی فکر کرتے تھے۔ آپؐ ایک ایسے لیڈر تھے جو ہر وقت اپنی رعایا کی، اپنے ماننے والوں کی فکر میں رہتے تھے۔ ان کی حفاظت کا خیال رکھتے تھے اور راتوں کو اٹھ کر بے خوف ہو کر حالات کا جائزہ لیا کرتے تھے۔

اسی طرح کے ایک واقعہ کا روایت میں ذکر ملتا ہے حضرت انسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب انسانوں سے زیادہ خوبصورت تھے اور سب انسانوں سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ کو خطرہ محسوس ہوا۔ کسی طرف سے کوئی آواز آئی اور لوگ آواز کی طرف دوڑے۔ تو سامنے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آتے ہوئے ملے۔ آپؐ بات کی چھان بین کر کے واپس آ رہے تھے۔ اور حضرت ابوطلحہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے۔ آپؐ نے اپنی گردن میں تلوار لٹکائی ہوئی تھی۔ آپؐ نے ان لوگوں کو سامنے سے آتے ہوئے دیکھا تو فرمایا ڈرو نہیں، ڈرو نہیں مَیں دیکھ کر آیا ہوں کوئی خطرے کی بات نہیں ہے۔ پھر آپؐ نے ابوطلحہ کے گھوڑے کے متعلق فرمایا کہ ہم نے اس کو تیز رفتاری میں سمندر جیسا پایا۔ (صحيح بخاری كتاب الجهاد باب الحمائل وتعليق السيف بالعنق)

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ ان دنوں مدینے میں دشمن کی طرف سے حملے کا خطرہ تھا جس کی وجہ سے ہر کوئی چوکس رہتا تھا کہ دشمن کہیں اچانک حملہ نہ کر دے۔ ایسے حالات میں جب دشمن کی طرف سے خطرہ بھی ہو اس وقت اکیلے جا کر جائزہ لے کر واپس آنا غیر معمولی جرأت کا اظہار ہے۔ اور پھر اتنی فکر میں، اتنی جلدی میں آپؐ گئے کہ گھوڑے پر زین بھی نہیں ڈالی۔ اسی حالت میں گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر ہی روانہ ہو گئے تاکہ جلدی سے جائزہ لیا جا سکے۔ دوسرے لوگ، دوسرے کام کرنے والے لوگ ابھی سوچ رہے ہیں کہ کس طرح جائزہ لیں، کس طرف سے شور کی آواز آئی ہے۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوم کی پریشانی دور کرنے کے لئے ہر طرف سے پھر پھرا کر، تسلی کا پیغام لے کر ان کے نکلنے سے پہلے واپس بھی پہنچ گئے۔ عام حالات میں تو کوئی بھی جائزہ لے سکتا ہے لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا، ایسے حالات میں جب دشمن

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
سونے و چاندی انگوٹھیوں کی اعلیٰ ورائٹی
ALFAZAL JEWELLERS Rabwah
الفضل جیولرز ربوہ
الیس اللہ بکاف عبدہ
فون 04524-211649
04524-613649
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
الیس اللہ بکاف عبدہ
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail: kashmirsons@yahoo.co.in

کی طرف سے خطرہ بھی ہوایسی جرأت کا مظاہرہ کوئی انتہائی جرأت مند ہی کرسکتا ہے۔اور یقیناً آپؐ کے علاوہ کوئی اور نہیں ہوسکتا۔ اس روایت سے آپؐ کے بہترین اور جرأت مند سوار ہونے کا بھی پتہ چلتا ہے کہ گھوڑا بھی منہ زور تھا (اس کے متعلق یہی مشہور تھا کہ بڑا منہ زور ہے) اور بغیر کاٹھی کے اس پر سوار ہوئے۔سواری کرنے والے جانتے ہیں کہ ایسے گھوڑے کو قابو کرنا کتنا مشکل ہوتا ہے اور پھر بغیر زین کے۔ غرض کوئی پہلو لے لیں جہاں بھی جرأت و مردانگی کے اظہار کی ضرورت محسوس ہوگی یا نظر آئے گی وہاں اس وصف میں سب سے بڑھی ہوئی ذات ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی نظر آئے گی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپؐ کی جرأت و شجاعت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

''ایک وقت ہے کہ آپ فصاحت بیانی سے ایک گروہ کو تصویر کی صورت حیران کر رہے ہیں۔ایک وقت آتا ہے کہ تیر و تلوار کے میدان میں بڑھ کر شجاعت دکھاتے ہیں۔سخاوت پر آتے ہیں تو سونے کے پہاڑ بخشتے ہیں۔حلم میں اپنی شان دکھاتے ہیں تو واجب القتل کو چھوڑ دیتے ہیں۔الغرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بے نظیر اور کامل نمونہ ہے جو خدا تعالیٰ نے دکھا دیا ہے۔اس کی مثال ایک بڑے عظیم الشان درخت کی ہے جس کے سایہ میں بیٹھ کر انسان اس کے ہر جزو سے اپنی ضرورتوں کو پورا کرلے۔اس کا پھل، اس کا پھول اور اس کی چھال، اس کے پتے غرض کہ ہر چیز مفید ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس عظیم الشان درخت کی مثال ہیں جس کا سایہ ایسا ہے کہ کروڑ ہا مخلوق اس میں مرغی کے پروں کی طرح آرام اور پناہ لیتی ہے۔لڑائی میں سب سے بہادر وہ سمجھا جاتا تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتا تھا۔کیونکہ آپؐ بڑے خطرناک مقام میں ہوتے تھے۔سبحان اللہ! کیا شان ہے۔اُحد میں دیکھو کہ تلواروں پر تلواریں پڑتی ہیں ایسی گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے کہ صحابہؓ برداشت نہیں کرسکتے مگر یہ مرد میدان سینہ سپر ہو کر لڑ رہا ہے۔اس میں صحابہؓ کا قصور نہ تھا۔اللہ تعالیٰ نے ان کو بخش دیا بلکہ اس میں بھید یہ تھا کہ تا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت کا نمونہ دکھایا جاوے۔ایک موقع پر تلوار پر تلوار پڑتی تھی اور آپؐ نبوت کا دعویٰ کرتے تھے''۔(یعنی حنین کے واقعہ کا ذکر ہے کہ محمد رسول اللہ میں ہوں)۔'' کہتے ہیں حضرت کی پیشانی پر ستر زخم لگے مگر زخم خفیف تھے۔یہ خُلقِ عظیم تھا۔''(ملفوظات جلد اول صفحہ 84 جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر اسوہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ صفحہ (1)

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق ۱۴ویں صدی میں دوبارہ شریعت کو دنیا میں قائم کیا اور آپ کے بعد پھر آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق آپ کا سلسلہ خلافت جاری ہے جس پر آج ستانویں سال پورے ہوچکے ہیں اور جماعت احمدیہ کا ہر بچہ جوان اور بوڑھا مرد اور عورت اس بات پر گواہ ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی اس فعلی شہادت کو گذشتہ 97 سال میں پورا ہوتے دیکھا ہے نہ صرف احمدی بلکہ غیر از جماعت لوگ بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں چنانچہ خلافت خامسہ کے انتخاب کے وقت مخالفین نے بھی اس بات کا اعتراف کیا کہ ہمیں یہ تو پتہ نہیں کہ تم سچے ہو کہ نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت تمہارے ساتھ ہے فرمایا یہ خدا کی نعمت ہے اس کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے اور یہ شکر ہی ہے جو اس نعمت کو اور بھی زیادہ بڑھاتا چلا جائے گا۔

اس کے بعد حضور انور نے آیت استخلاف کا ترجمہ پیش کیا۔ترجمہ، تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کے دین کو جو اس نے ان کیلئے پسند کیا ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ایک صاحب نے بغیر نام کے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ کا ایک مضمون جس میں انہوں نے خلافت رابعہ کے بعد ملوکیت کے آجانے کا ذکر فرمایا تھا پیش کر کے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ گویا خلافت خامسہ اب خلافت راشدہ نہیں ہے اور ملوکیت کا دور شروع ہوچکا ہے حضور نے فرمایا کہ ان صاحب کے علم کیلئے میں بتانا چاہتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ جن کو خدا نے علوم ظاہری و باطنی سے پُر فرمایا تھا نے اس وقت حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ کے اس خیال کی تردید فرمائی تھی اور یہ بھی عجیب خدا تعالیٰ کی قدرت ہے کہ میرے والد محترم مرزا منصور احمد صاحب کے توجہ دلانے پر حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت احمدیہ میں اپنے وضاحتی پیغام میں خلافت کے دائمی ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔اس ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احادیث مبارکہ ''تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ...... ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ'' پیش کر کے فرمایا کہ اس حدیث سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے کہ دور ثانی میں خلافت کا قیام دائمی ہوگا ورنہ خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی خوشخبری کے بعد حضورؐ خاموش نہ ہوجاتے اور مزید کسی نظام کا ذکر فرماتے اس کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خلافت سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش فرمایا جس میں حضور علیہ السلام نے اپنے بعد خلافت کو دائمی قرار دیا ہے۔فرمایا ''اے عزیزو جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہوجائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا''۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مزید فرمایا ''چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو''۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ اقتباس پیش فرما کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ خلافت سے متعلق کسی بحث میں پڑنے کی بجائے ضروری ہے کہ احمدی خود کو صالحین کی جماعت میں شامل رکھیں تا کہ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہمیشہ ہمیش ان سے پورا ہوتا رہے اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی عبادتوں کے معیار کو بڑھائیں اور شرک سے بچنے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے فرمایا خلیفہ خلافت کے مقام سے نہیں گرایا جائے گا بلکہ وہ لوگ تباہ ہوں گے جو خلیفہ یا خلافت کے مقام کو نہیں سمجھتے۔ ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ لغویات و فضولیات میں نہ پڑے بلکہ استحکام خلافت کیلئے دعائیں کرے تا کہ خلافت کی برکات ہمیشہ قائم رہیں۔اب احمدیت کا علمبردار وہی ہے جو نیک اعمال بجالائے اور خلافت سے چمٹا رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے صد سالہ جشن تشکر سے قبل جن دعاؤں کی تحریک فرمائی تھی خلافت جوبلی 2008ء کے حوالے سے میں بھی ان دعاؤں کی تحریک کرتا ہوں فرمایا۔

سورہ فاتحہ کو خوب غور سے سات بار روزانہ پڑھیں۔

۱۔ رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ.

ترجمہ:۔اے ہمارے رب ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات (مضبوطی) بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

۲۔رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّاب

ترجمہ:۔اے ہمارے رب ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

۳۔اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ کی دعا کا ورد کرتے رہیں۔

ترجمہ:۔اے اللہ ہم ان (دشمنوں) کے مقابلہ میں تجھے ڈھال بناتے ہیں اور ہم انکی شرارتوں سے تیری پناہ مانگتے ہیں

درود شریف اور استغفار کثرت سے پڑھیں پھر دو نفل جماعت کی ترقی اور خلافت کے استحکام کیلئے روزانہ ادا کریں ایک نفلی روزہ ہر مہینے میں ایک بار رکھیں۔

خطبہ جمعہ کے دوران حضور انور نے اپنے مشرقی افریقہ کے دورہ کے بعض ایمان افروز واقعات بھی بیان فرمائے۔اور فرمایا کہ لوگ ہزاروں میل کا سفر کر کے ملاقات کیلئے آتے تھے حضور نے ایک افسوسناک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ گھانین وفد جب ملاقات کر کے واپس جا رہا تھا تو راستے میں گاڑی حادثہ کا شکار ہوگئی جس میں ہمارے ایک معلم ان کی بیوی اور ایک بچہ شہید ہوگئے فرمایا نماز جمعہ کے بعد میں ان مرحومین کی نماز جنازہ بھی پڑھاؤں گا۔

اعلان نکاح

مورخہ 16-1-2005 کو مکرم پرویز سکندر صاحب ابن مکرم ڈاکٹر محمد خان صاحب آف بڈھانوں کا نکاح مسماۃ رخسانہ کوثر صاحبہ بنت مکرم فضل حسین صاحب آف بڈھانو کے ساتھ مولانا عبد المنان صاحب معلم سلسلہ احمدیہ نے لوہر کوٹ راجوری میں مبلغ 54 ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندان کیلئے بابرکت کرے۔اعانت بدر دو صد روپے۔ (عبد الباسط سیکرٹری مال بڈھانوں۔راجوری)

☆۔مورخہ 27 نومبر 04 کو محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندر آباد نے خاکسار کے بیٹے عزیزم شکیل احمد کا نکاح ہمراہ عزیزہ اسماء سلطانہ صاحبہ پچاس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا اس موقعہ پر رخصتانہ کی تقریب بھی عمل میں آئی اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔اعانت بدر 100 روپے۔

(محمد الیاس حیدر آباد)

قادیان کی ایمان افروز یادیں

بشیر احمد رفیق سابق امام مسجد فضل لندن

1944ء کے دسمبر میں حضرت والد صاحب دانشمند خان صاحب نے جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کا ارادہ کیا اور برادرم نذیر احمد اور مجھے بھی ساتھ لیا۔ ہم پشاور کے ریلوے اسٹیشن سے لاہور کیلئے روانہ ہوئے۔ ریل کے جس ڈبہ میں ہم سوار ہوئے وہ احمدیوں کیلئے ریزرو تھا۔ گاڑی روانہ ہوتے ہی سب نے لمبی اجتماعی دُعا کیلئے ہاتھ اٹھائے سب رو رہے تھے اور سسکیوں اور آہوں کے درمیان آہ وزاری میں مصروف تھے۔ مجھ پر اس کا بیحد اثر ہوا۔ دُعا ختم ہوئی تو چند جوان احمدیوں نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ گاڑی تیزی سے لاہور کی جانب روانہ ہوئی۔ ہمارے ڈبے میں ایک دوست میاں محمد یوسف صاحب صراف بھی تھے۔ ان کی آواز تو کوئی اتنی اچھی نہ تھی لیکن یہ سارا رستہ جوش و خروش سے درثمین سے نظمیں گاتے رہے علی الصبح ہم لاہور پہنچے۔ یہاں سے امرتسر کیلئے گاڑی بدلی۔

امرتسر لاہور سے زیادہ دور نہیں ہے۔ امرتسر میں قادیان کیلئے ٹرین تیار کھڑی تھی۔ ہم اس میں سوار ہو گئے۔ یہ گاڑی تمام کی تمام احمدیوں سے بھری ہوئی تھی۔ صرف چند سکھ حضرات کسی کسی ڈبہ میں نظر آتے تھے۔ امرتسر سے گاڑی روانہ ہوئی تو فضاء احمدیوں کے نعرہ ہائے کی تکبیر سے گونج اٹھی۔ پھر اجتماعی دُعا ہوئی۔ یہاں بھی احمدیوں کی آہ وزاری نے مجھے بیحد متاثر کیا۔ قریباً سارا رستہ گاڑی احمدیوں کے نعروں سے گونجتی رہی۔ شام کو ہم قادیان پہنچے۔ جہاں درجنوں کی تعداد میں خدام ہماری خدمت کیلئے موجود تھے۔ جنہوں نے ہمیں ہماری قیام گاہ پر پہنچا دیا۔

قادیان کا ماحول دنیا و مافیہا سے بالکل جدا تھا۔ ہر طرف السلام علیکم کی آوازیں استقبال کرتی تھیں۔ امن و امان تھا۔ درجنوں کی تعداد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہؓ کرام زندہ تھے۔ جن سے ملاقاتیں ہوتی تھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک صحبت نے ان کی دنیا میں ایک عظیم روحانی انقلاب برپا کر رکھا تھا۔ اور انہیں روحانی ہیرے جواہرات بنا دیا تھا۔ ان میں سے ہر ایک روشنی کا مینار تھا۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔ حضرت میرزا بشیر احمد صاحب حضرت سید سرور شاہ صاحب۔ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب۔ حضرت میرزا شریف احمد صاحب وغیرہ۔ یہ تو صرف چند نام ہیں جو قادیان کی گلی کوچوں کو رونق اور برکت بخشتے تھے۔ وگرنہ قادیان ان دنوں ان صحابہ کرام کی وجہ سے ایک خوشنما اور خوشبودار روحانی باغیچہ تھا۔

ذکر ۱۹۴۴ء کے سالانہ جلسہ کا ہو رہا ہے ہم نے دوسرے پٹھان احمدیوں کے ساتھ ایک قیام گاہ میں اپنے بستر بچھا دیئے۔ فرش زمین پر کسیر بچھی ہوئی تھی۔ جو گرمی پہنچانے کے علاوہ خوب نرم بھی تھی۔ اور نہایت آرام دہ تھی۔

دن بھر ہم نے قادیان کی چل پھر کر سیاحت کی شام کو صوبہ سرحد کے احمدیوں کی حضرت خلیفہ ثانیؓ سے ملاقات مقرر تھی۔ میں نے اس وقت تک حضور اقدس کی زیارت نہیں کی تھی۔ والد صاحب کے ارشاد پر ہم نے صاف ستھرے کپڑے پہنے اور انہی کے ہمراہ حضور اقدس کی ملاقات کیلئے چل پڑے۔ کمرہ ملاقات سے باہر میرے خالو حضرت قاضی محمد یوسفؓ امیر جماعت ہائے صوبہ سرحد موجود تھے۔ جنہوں نے ہمارا تعارف حضور سے کرانا تھا۔ ماحول نہایت سنجیدہ اور روح پرور تھا۔ ہر کوئی زیر لب درود و سلام میں مگن تھا۔

کچھ دیر کے بعد دروازہ کھلا۔ ہم نے قطار لگائی۔ حضرت قاضی محمد یوسف صاحبؓ سے پہلے حضور سے ملاقی ہوئے۔ اور حضور کے دائیں جانب بیٹھ گئے۔ لوگوں نے حضور سے باری باری مصافحہ شروع کیا۔ حضرت قاضی صاحب ہر ملنے والے کا تعارف کراتے جاتے تھے۔

میں نے جونہی حضور انور کا پُر نور چہرہ دیکھا مبہوت ہو کر رہ گیا حضور کا چہرہ اتنا منور اور خوبصورت تھا کہ دل چاہتا تھا۔ بس دیکھتا ہی چلا جاؤں۔ سارا ماحول نورانی اور دلکش تھا۔ حضورؓ ایک کرسی پر تشریف فرما تھے۔ نصف جسم کمبل میں لپٹا ہوا تھا ایک ایک کر کے عقیدت مند آگے بڑھتے تھے السلام علیکم کہتے تھے۔ حضور اقدس سے مصافحہ کرتے وقت حضور کے دستِ مبارک کو چومتے۔ اور پھر انتہائی نظم و ضبط کے ساتھ آگے بڑھتے میں اپنی باری پر آگے بڑھا۔ حضور نے اپنا ہاتھ آگے کیا۔ میں نے مصافحہ کر کے دست بوسی کا شرف حاصل کیا۔ اور حضور کے ہاتھ کے لمس نے میرے اندر ایک عجیب سی برقی لہر دوڑا دی۔ اور میرے جسم پر کپکپی سی طاری ہو گئی۔ میری عمر اس وقت بمشکل 13 سال کی تھی۔ میں روحانیت کے کوچہ سے بالکل نابلد تھا۔ لیکن حضور اقدس کی محبت اور آپ سے گہری وابستگی کا آغاز اسی دن سے ہو گیا۔ اور میں دل و جان سے حضور پر فریفتہ ہو گیا۔

ملاقات سے فارغ ہو کر واپس اپنی قیام گاہ پر پہنچے۔ تو ہر کسی کی زبان پر حضور سے ملاقات کا تذکرہ تھا۔ ہر کوئی نازاں اور شاداں تھا کہ اسے اپنے پیارے آقا کے ہاتھ چومنے کا موقع مل گیا۔

جلسہ سالانہ میں تقاریر تو مجھے یاد نہیں کہ کس موضوع پر ہوئیں اور کس نے کیں۔ البتہ حضور اقدس کی تقاریر کو سارا وقت سنا۔ اگرچہ ایک لفظ بھی سمجھ میں نہ آیا۔ میں ان دنوں اردو زبان سے بالکل نابلد تھا۔ سوائے پشتو زبان کے اور کوئی زبان نہیں جانتا تھا۔

جلسہ کے دنوں میں قادیان کی رونقیں قابل دید تھیں۔ بازار سجے سجائے اور عوام سے بھرے ہوئے ہوتے تھے۔ مساجد میں نمازوں کے اوقات میں تل دھرنے کی جگہ نہیں ہوتی تھی۔ نمازوں میں سوز و گداز اور آہ وزاری کا یہ عالم ہوتا تھا کہ گویا رونے دھونے سے ایک حشر بپا ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتی تھی کہ آخر یہ لوگ کیوں اسقدر آنسو بہاتے ہیں۔ لیکن بہرکیف یہ مناظر میرے دل پر ایک نقش چھوڑ رہے تھے۔ اور میری زندگی کے مستقبل کے خدوخال آہستہ آہستہ بن رہے تھے۔

جلسہ کے اختتام پر جب ہم واپس روانہ ہوئے تو ریل گاڑی میں بیٹھے بیٹھے میرے والد صاحب مرحوم نے مجھ سے سوال کیا کہ قادیان کیسے لگا میں نے عرض کیا کہ بیحد اچھا اور خوبصورت۔ فرمانے لگے۔ یہاں اگر تمہیں سکول میں داخل کرا دوں تو کیسے رہے گا میں نے بڑی خوشی سے سکول میں داخل ہونے کی درخواست کر دی۔ اگلے سال یعنی اپریل ۱۹۴۵ء میں میرے ماموں صاحب عبدالسلام خان مجھے میرے والد صاحب کے ارشاد پر قادیان سکول میں داخل کرانے کیلئے لے گئے۔ اب جو جا کر دیکھا تو قادیان کا نظارہ ہی کچھ اور تھا نہ وہ جلسہ سالانہ والی چہل پہل تھی۔ نہ بازاروں میں وہ رونق۔ پہلے تو دھچکا لگا لیکن پھر یہ سوچ کر کہ اب جلسہ کے دن تو نہیں ہیں۔ رونقیں کہاں سے آئیں گی۔ مطمئن ہو گیا۔ اگلے دن میرے ماموں صاحب نے مجھے جناب حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام سکول قادیان کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب نہایت خوش شکل انسان تھے۔ حسنِ اخلاق سے آراستہ تھے۔ گفتار میں نرم گو تھے۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح ثانیؓ کے برادر نسبتی بھی تھے اور خود بھی ایک نہایت معزز سید فیملی کے فرد تھے۔ میں نے بعد میں بھی اپنی زندگی میں اسقدر شائستہ۔ نیک اور اعلیٰ اخلاق والا انسان نہیں دیکھا۔ انہوں نے مجھے سکول میں آٹھویں جماعت میں داخل کر لیا۔ اور بورڈنگ تحریک جدید میں داخلے کیلئے بورڈنگ کے سپرنٹنڈنٹ حضرت صوفی غلام محمد صاحب کے نام خط لکھ کر دیا۔ حضرت صوفی صاحب صحابی تھے۔ سکول میں ریاضی کے استاد تھے۔ ان کے فرزند مبارک مصلح الدین احمد صاحب سے میری دوستی اس وقت سے شروع ہوئی اور اب نصف صدی گذرنے کے باوجود ہماری محبتوں میں کوئی کمی نہیں آئی ہم دونوں نے ایک ہی سال میں وقف زندگی کا اعزاز حاصل کیا۔

بورڈنگ میں داخل ہو گیا۔ تو حضرت ماموں صاحب رخصت ہو گئے۔ یہ زندگی میں ماں باپ رشتہ داروں سے دوری کا پہلا مرحلہ تھا۔ چند دن تو خوب رویا۔ والدین یاد آتے تھے۔ گاؤں یاد آتا تھا۔ پھر ایک بڑی مشکل یہ آن پڑی کہ میں اردو اور پنجابی زبان سے بالکل نابلد تھا۔ دوسرے طلباء اور اساتذہ کے ساتھ رابطہ اشاروں کنایوں کے ساتھ ہی ممکن تھا۔ یہ دن بڑی تکلیف اور پریشانی میں گذرے بورڈنگ میں تین چار اور بھی پٹھان طلباء تھے زیادہ تر وقت ان کے ساتھ گذرتا۔ ساتھ ساتھ زبان بھی سیکھتا۔ اور بالآخر چار پانچ ماہ کی جدوجہد کے بعد اس قابل ہوا کہ اردو زبان میں اپنا مافی الضمیر ادا کر سکوں۔ اور اساتذہ کی بات سمجھ سکوں۔

بورڈنگ وسیع و عریض بلڈنگ میں تھا۔ نہ صرف ہندوستان بلکہ مشرقی افریقہ اور دیگر ممالک کے طلباء بھی اس میں رہائش پذیر تھے۔

صبح ناشتہ کے بعد سکول جاتے۔ سکول میں نمازوں کے اوقات میں ہمیں قطاروں میں مسجد لے جایا جاتا تھا جہاں ہم ظہر کی نماز ادا کرتے۔ عصر مغرب اور عشاء کی نمازیں بورڈنگ سے قطاروں میں مسجد لے جا کر ادا کرائی جاتیں تھیں۔ سکول میں یوں تو نصاب حکومت کا منظور شدہ پڑھایا جاتا تھا لیکن دینیات کی تعلیم لازمی تھی۔ یونیورسٹی میں داخلہ بھجوانے کیلئے دینیات میں کامیابی شرط ہوا کرتی تھی۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول اور بورڈنگ تحریک جدید نے میری آئندہ زندگی کیلئے میرے اندر مذہبی نقوش پیدا کرنے شروع کئے۔ حضرت خلیفہ ثانیؓ کے خطبات و تقاریر۔ صحابہ کی صحبتوں اور اساتذہ کی اعلیٰ تربیت نے ہمیں اسلام اور احمدیت کے شیدائی بنا دیا۔

ہمارے ایک استاد چوہدری عبد الرحمٰن صاحب ہوا کرتے تھے آپ ہمیں ریاضی پڑھاتے تھے۔ آپ چنیوٹ میں جب سکول منتقل ہوا تو ہمارے استاد مقرر ہوئے تھے۔ آپ کو دعاؤں کا اسقدر شغف تھا کہ جب کلاس میں تشریف لاتے تو سبق شروع کرنے سے پہلے اونچی آواز میں یہ دعا پڑھتے اور ہم اُسے دہراتے۔ رب اشرح لی صدری۔ ولیسرلی امری۔ واحلل عقیدہ من نسانی۔ رب زدنی علما۔

محترم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب کا ذکر خیر چل پڑا ہے۔ تو ایک ایمان افروز واقع کا ذکر بھی کر دوں۔ اگرچہ یہ واقعہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے چنیوٹ منتقل ہونے کے بعد پیش آیا۔

تعلیم الاسلام سکول جب چنیوٹ منتقل ہو گیا تو انتہائی کسمپرسی کی حالت تھی حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب بدستور سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ میں بھی سکول میں دسویں جماعت میں داخل ہو گیا تھا۔ پارٹیشن کے بعد میٹرک کا امتحان پنجاب یونیورسٹی سے دینے والے تعلیم الاسلام ہائی سکول سے پہلی مرتبہ ہم چند طلباء امتحان میں شریک ہو رہے تھے۔ حضرت خلیفہ ثانیؓ نے حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب کو پیغام بھجوایا کہ حضور کی خواہش ہے کہ اس سال میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء فرسٹ ڈویژن میں کامیابی حاصل کریں۔ اور کوئی بھی لڑکا اس سے کم میں پاس نہ ہو۔ حضور نے فرمایا۔ میں بھی اس غرض کیلئے دعا کروں گا۔ آپ بھی طلباء کو محنت کرائیں اور ان سے دعائیں کرائیں۔ میں چاہتا ہوں کہ پارٹیشن کے بعد سکول سے میٹرک کے امتحان میں پہلی مرتبہ شریک ہونے والے طلباء امتیازی رنگ میں پاس ہوں۔

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں اساتذہ نے ہمارے ساتھ دن رات ایک کر دیئے۔ سکول کے بعد شام کو مفت ٹیوشن کا سلسلہ بھی زور شور سے جاری ہوا۔ دعاؤں کی طرف خصوصی توجہ کی گئی۔ ہمیں باقاعدگی سے تہجد کیلئے بیدار کیا جاتا تھا۔ اور خوب دعائیں ہوتی تھیں۔ محترم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب ہمیں ریاضی پڑھاتے تھے۔ وہ محنت تو کراتے ہی تھے لیکن اُس سال مجسم دُعا بن گئے تھے۔ ہمیں کثرت سے دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے تھے۔ روزانہ سبق شروع کرنے سے قبل اجتماعی دعا کرواتے تھے۔ امتحان کے دن سر پر آ گئے۔ ہم نے بظاہر تیاری مکمل کر لی۔ میں ریاضی میں بہت کمزور تھا۔ ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب کو میری بہت فکر تھی۔ مجھ پر خاص توجہ انہوں نے مرکوز کر رکھی تھی۔ جس دن ریاضی کا پرچہ تھا۔ چوہدری عبد الرحمٰن صاحب نے ہمیں علی الصبح بیدار کیا۔ دعاؤں کے بعد کلاس روم میں بلیک بورڈ پر ریاضی کے چند سوالات لکھے۔ اور ہمیں فرمایا کہ ان سوالات کو حل کریں۔ اور فرمایا کہ اسطرح تمہارے دماغ امتحان کیلئے تیار ہو جائیں گے ہم نے سوالات حل کرنے کی کوشش کی۔ سوالات مشکل تھے۔ اسلئے چوہدری عبد الرحمٰن صاحب نے ہم سب کے سامنے بلیک بورڈ پر سارے سوالات حل کر کے ہمیں دکھائے۔ یہ سوالات انہوں نے یونہی atrandom منتخب کئے تھے۔

ہم کمرہ امتحان میں پہنچے۔ تو حسب معمول پرچہ حل کرنے سے قبل ہر ایک نے اپنی اپنی ڈیسک پر خاموش دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے۔ دُعا کر چکنے کے بعد میں نے پرچہ امتحان پر نظر ڈالی تو میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی کہ تمام سوالات بعینہ وہی تھے جو صبح چوہدری عبد الرحمٰن صاحب نے حل کروائے تھے۔ مجھے ان سوالات کے جوابات زبانی یاد ہو چکے تھے میں نے تیزی کے ساتھ پرچہ حل کیا اور سب سے پہلے کمرۂ امتحان سے باہر نکل آیا باہر محترم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب بے چینی کے ساتھ ٹہل رہے تھے۔ مجھے دیکھا تو

قدرے تعجب کے ساتھ میری طرف دوڑے۔ انہیں خیال گذرا کہ شاید میں نے پرچہ پوری طرح حل نہیں کیا اسلئے اتنی جلدی باہر نکل آیا ہوں۔ انہوں نے مجھ سے پرچہ سوالات طلب کیا۔ اور جب دیکھا کہ بعینہ وہی سوالات تھے جو وہ صبح ہمیں حل کرا چکے تھے تو وہیں زمین پر سر بجود ہو گئے۔ ان کے سفید کپڑے گرد و غبار سے لت پت ہو گئے۔ لیکن وہ اس کی پروا کئے بغیر دیر تک سجدے میں پڑے رہے۔ پھر اٹھ کر مجھے گلے لگایا اور پوچھا کہ جواب تو ٹھیک دے کر آئے ہو نہ۔ میں نے عرض کیا کہ اپنے خیال میں تو سب جواب ٹھیک دیئے ہیں۔ انہوں نے یونہی ایک سوال پر انگلی رکھ کر فرمایا کہ اسے میرے سامنے حل کرو۔ میں نے بالکل صحیح حل کیا۔ تو بار بار الحمد للہ الحمد للہ کا ورد کرنے لگے۔ خیر جب اس سال یونیورسٹی سے امتحان کا نتیجہ نکلا تو تعلیم الاسلام سکول سے شریک ہوئے تمام میٹرک کے طلباء فرسٹ ڈویژن میں کامیاب تھے۔ اخبار الفضل میں صفحہ اول پر اس کا اعلان ہوا۔

چند دن بعد ہم سب کو حضرت خلیفہ ثانیؓ کی خدمت میں پیش کیا گیا حضور نے ہمیں شاباش دی۔ بہت ساری دعائیں دیں اور مٹھائی سے ہماری تواضع فرمائی۔

یہ تھے احمدی اساتذہ۔ ان کا مقصد پیسے کمانا نہیں تھا بلکہ ان کے پیش نظر ایک مشن تھا۔ ان کی تنخواہیں بہت کم تھیں اگر وہ چاہتے تو باہر دوسرے سکولوں میں انہیں زیادہ تنخواہیں اور کہیں بہتر مراعات مل سکتی تھیں لیکن اُنہوں نے اس کی پروا نہ کی اللہ تعالیٰ انہیں اس کی بہترین جزاء دے۔ اوران پر اپنے فضلوں کی بارشیں نازل فرمائے۔ آمین۔

قادیان میں میری تعلیم کا سلسلہ جولائی ۱۹۴۷ء تک جاری رہا۔ یہ میری زندگی کا سنہرا دور تھا۔ تعلیم کے علاوہ روحانی ماحول نے میری کایا پلٹ دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کی صحبتیں نصیب ہوئیں۔ ان کی دعاؤں سے وافر حصہ ملا۔

اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اکثر بعد از مغرب حضرت خلیفہ ثانیؓ کی مجالس عرفان میں شرکت کی توفیق ملتی رہی یہ مجالس نماز مغرب سے نماز عشاء تک مسجد مبارک میں منعقد ہوا کرتی تھیں۔ گرمیوں میں مسجد مبارک کی چھت پر محفل جمتی تھی اور سردیوں میں مسجد کے اندرونی حصہ میں۔ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ان مجالس میں کثرت سے شریک ہوتا تھا۔ علمی فائدے کے علاوہ حضرت خلیفہ ثانیؓ کی بابرکت صحبت سے مستفید ہونے سے میرے دل کو ایک عجیب تقویت نصیب ہوتی تھی۔ غرضیکہ یہ مجالس کونوا مع الصادقین کے قرآنی حکم کا مجھے قیمتی موقع فراہم کرتی تھیں۔

قادیان کے زمانہ تعلیم میں ایک واقعہ جس نے مجھ پر بے حد اثر کیا اور جس کے نتیجہ میں میری مستقبل کی زندگی کی سمت متعین ہوئی اور میں وقف زندگی کی عظیم نعمت سے سرفراز ہوا۔ یہ ہے کہ ایک دن سکول میں اور مساجد میں یہ اعلان ہوا کہ اگلے دن حضرت مولوی جلال الدین شمس صاحب امام مسجد لندن ۹ سال انگلستان میں کامیاب خدمت کے بعد واپس تشریف لا رہے ہیں۔ اسلئے تمام اہالیان قادیان ان کے استقبال کیلئے ریلوے اسٹیشن مقررہ وقت پر پہنچ جائیں اس دن قادیان میں عام تعطیل بھی کردی گئی تھی۔ دکانیں بازار سکول کالج وغیرہ سب بند تھے۔

ہمیں بورڈنگ سے قطاروں میں ریلوے اسٹیشن لے جایا گیا۔ گاڑی کے آنے سے کچھ دیر قبل حضرت خلیفہ ثانیؓ بھی تشریف لے آئے۔ اسٹیشن کا پلیٹ فارم کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اسٹیشن کے باہر بھی سینکڑوں لوگ کھڑے تھے۔ مجھے خوش قسمتی سے حضرت خلیفہ ثانیؓ کے بالکل قریب کھڑے ہونے کی جگہ مل گئی۔ گاڑی اسٹیشن کے احاطہ میں داخل ہوئی تو سارا ماحول نعرہ ہائے تکبیر اور دوسرے نعروں سے گونج اُٹھا۔ گاڑی رُکی تو حضرت مولانا شمس صاحب اور منیر الحصنی صاحب جو شام کے اولین احمدیوں میں سے تھے۔ گاڑی سے اتر کر سیدھے حضرت خلیفہ ثانیؓ کی طرف آئے۔ حضور نے حضرت مولوی جلال الدین شمس صاحب کو شرف معانقہ بخشا۔ اور کافی دیر تک انہیں گلے سے لگائے رکھا۔ دونوں کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑیاں لگی ہوئی تھیں۔ مجھے اس نظارہ نے بیحد متاثر کیا۔ اور میں نے سوچا کہ یقیناً اس شخص نے کوئی خاص کارنامہ سرانجام دیا ہے جو خلیفۂ وقت نے اتنے پیار اور محبت کے ساتھ اتنے لمبے عرصہ تک انہیں گلے سے لگا رکھا ہے۔ میرے دل میں ایک تمنا پیدا ہوئی کہ کاش میں بھی کوئی ایسا کام کرسکوں کہ مجھے بھی خلیفہ وقت کا یوں قرب نصیب ہو بس اس دن سے میرے دل میں وقف زندگی کا بیج بو دیا گیا۔ فالحمد للہ۔

حضرت مولانا شمس صاحب سے اس دن کے بعد سے کالج میں داخل ہونے تک میری چند ایک ملاقاتیں ہوئیں۔ ہر ملاقات کے بعد میں اپنے اندر ایک خاص روحانی تغیر محسوس کرتا تھا۔ کالج کے زمانہ میں جب میں اپنی زندگی وقف کر چکا تھا میں نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کھڑے ہیں۔ آپکا چہرہ مبارک چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ بال لمبے اور کانوں تک لٹکے ہوئے تھے۔ حضور ﷺ کے ساتھ دائیں طرف حضرت مولانا جلال الدین شمس کھڑے تھے۔ کچھ اور بھی اصحاب ساتھ کھڑے تھے جنہیں میں نہیں پہچانتا تھا۔ آنحضرت ﷺ سے ان کی اس قدر قربت کو دیکھ کر میری حضرت مولوی صاحب سے مزید عقیدت بڑھی اور چند دن بعد جب مجھے اتفاقاً معلوم ہوا کہ حضرت مولنا شمس صاحب لاہور تشریف لائے ہوئے ہیں تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں کالج تشریف لا کر چائے نوشی کی دعوت دی جو انہوں نے کمال شفقت سے منظور فرمائی۔ چائے نوشی کے دوران میں نے انہیں اپنی خواب سنائی۔ آپ نے فرمایا کہ اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے گا۔

1959ء کی جنوری میں جب میں انگلستان کیلئے روانہ ہوا تو ایک دن حضرت مولانا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپ سے کچھ نصائح کرنے کی درخواست کی۔ آپ نے متعدد نصائح کیں لیکن ایک نہایت اہم نصیحت جس سے میں نے اپنی زندگی میں بیحد فائدہ اٹھایا وہ یہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جب میں شام میں مبلغ تھا۔ تو میرے ذریعہ ایک متمول گھرانے کا فرد منیر الحصنی صاحب نے احمدیت قبول کرلی۔ اور دن بدن خدمت دین کے جذبے اور جوش میں ترقی کرنے لگے منیر الحصنی صاحب روزانہ عصر کے بعد مشن ہاؤس آجاتے اور بڑے شوق سے میرے لئے کھانا بناتے اور کھانے کے لئے اصرار کرتے تھے شام کو ہم دونوں اکٹھے کھانا کھاتے۔ ایک دن جب ہم کھانے پر بیٹھے تو میں نے کہا منیر الحصنی صاحب آج سالن میں نمک زیادہ ہے۔ آئندہ احتیاط کریں۔ منیر الحصنی صاحب کچھ دیر خاموش رہے۔ پھر کہا مولانا آپ جانتے ہیں کہ میرے گھر پر خدمت کیلئے کئی ملازم موجود ہیں۔ حتیٰ کہ جب میں شام کو گھر جاتا ہوں تو بوٹ کے تسمے بھی نوکر آکر کھولتا ہے۔ میں نے اپنے گھر میں کبھی ایک پیالی چائے بھی خود نہیں بنائی۔ میں یہاں آکر آپ کیلئے جو کھانا بناتا ہوں وہ محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے کرتا ہوں ورنہ کہاں میں اور کہاں سالن کی تیاری۔ اسلئے اگر مجھ سے مصالحہ کم یا زیادہ ڈالنے میں کوئی کوتاہی ہو جایا کرے تو مجھے معاف کر دیا کریں۔

یہ واقعہ سنا کر حضرت مولوی صاحب فرمانے لگے کہ اس واقعہ سے میں نے یہ سبق سیکھا کہ ہماری خدمت جو احباب بہت خوشی سے کرتے ہیں وہ ہماری ذاتی وجہ سے ہرگز نہیں کرتے بلکہ اللہ کی خوشنودی اور سلسلہ احمدیہ کی محبت میں کرتے ہیں۔ اسلئے ہمیں ہمیشہ یہ بات مدنظر رکھنی چاہئے کہ جتنی بھی کوئی ہماری خدمت کرتا ہے اس کا ہم پر احسان ہے۔ اور اگر ان سے کوئی کوتاہی ہو جائے تو ہمارا کوئی حق نہیں کہ ان سے باز پرس کریں یا انہیں ٹوکیں، پھر مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ تم انگلستان جاؤ گے تو تم دیکھو گے کہ تم سے بڑی عمر اور رتبہ کے لوگ بھی تمہاری خدمت دل و جان سے کریں گے اس پر مغرور نہ ہو جانا کہ دراصل وہ سلسلہ احمدیہ کی عزت کی خاطر اور خدا کے رضا کے حصول کی خاطر تمہاری خدمت کرتے ہیں نہ کہ تمہارا حق سمجھ کر۔ ان پر تمہاری خدمت ہرگز فرض نہیں ہے۔

حضرت مولانا کی اس نصیحت سے میں نے اپنی زندگی میں بہت فائدہ اٹھایا ہے اور ان کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے میرا دل ہمیشہ دُعاؤں سے معمور رہتا ہے۔

جولائی 1947ء میں گرمیوں کی تعطیلات کی وجہ سے ہمارا اسکول بند ہو گیا۔ میں اپنے گاؤں واپس چلا آیا۔ اگست میں پارٹیشن کے نتیجہ میں ہلاکتوں اور تباہی کا ایک طوفان امڈ آیا۔ لاکھوں ہندو، مسلمان، سکھ، عیسائی لقمہ اجل ہو گئے۔ لاکھوں لوگ بے گھر ہو گئے۔ امراء اور اعلیٰ طبقہ کے لوگ پائی پائی کے محتاج ہو گئے۔ میں نے یہ نظارے اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ مردوں کو سڑکوں پر پڑے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ مجھ میں نہیں آتا تھا کہ اچانک یہ کیا ہو گیا کہ انسان انسان کا دشمن اور ایک دوسرے کے خون کا پیاسا ہو گیا۔

قادیان کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا اور حضرت خلیفہ ثانیؓ کی اعلیٰ قیادت کے نتیجہ میں تمام احمدی مرد و زن بخیریت قادیان سے ہجرت کر کے پاکستان پہنچ گئے تھے۔ چند احمدی ضرور شہید ہوئے لیکن عمومی طور پر احمدیوں کی جانوں کو اللہ تعالیٰ نے بچا لیا تھا۔

گرمیوں میں قادیان کی سڑکیں جو آموں اور جامنوں سے لدی ہوتی تھیں ہماری دلچسپی کا موجب ہوتی تھیں۔ بورڈنگ کی طرف سے چند درختوں کا پھل خرید لیا جاتا تھا جو پک جانے پر ہمیں دستیاب ہوتا تھا۔ قادیان کے آموں کی شہرت پنجاب بھر میں تھی نہایت لذیذ خوشبودار اور رس سے لبریز۔ پھر کافی سستے داموں بازار سے ملتے تھے جامن بھی کثرت سے ہوتا تھا جو مجھے زیادہ پسند نہیں تھا۔ گرمیوں میں نہر پر جو قادیان سے دو میل کے فاصلہ پر ہے ایک اجتماعی پکنک کا اہتمام ہوا کرتا تھا اس میں قادیان کے تمام لوگ شامل ہوتے تھے دیگیں چڑھائی جاتی تھیں ہر محلہ نے اپنا اپنا انتظام کیا ہوتا تھا ہمارے بورڈنگ کی طرف سے انتظام ہوتا تھا۔ اعلیٰ پلاؤ اور زردہ کی دیگیں چڑھائی جاتی تھیں دن بھر نہر میں تیرنے کے مقابلے ہوتے تھے۔ ان پکنکوں کی ایک خاص خصوصیت یہ تھی کہ حضرت خلیفہ ثانیؓ اور خاندان مسیح موعودؑ کے افراد بھی اس میں شرکت کرتے تھے نہر میں واٹر پولو کے کھیل میں حضرت خلیفہ ثانیؓ بھی نہر میں تیر کر شریک ہوتے تھے۔ بہت پر لطف ماحول ہوتا تھا اس کے بعد پھر مجھے کبھی ایسا ماحول نصیب نہیں ہوا۔

ایک خاص روحانی اور ایمان افروز امر یہ ہوتا تھا کہ نماز فجر کے بعد ہم سب بہشتی مقبرہ جاتے تھے وہاں حضرت مسیح موعودؑ کی قبر مبارک پر اور دوسرے بزرگان کی قبروں پر دعاؤں کی توفیق ملتی تھی۔ نہ صرف ہم بلکہ سارا قادیان ہی صبح فجر کے معاً بعد بہشتی مقبرہ کی طرف رواں دواں ہوتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبر مبارک پر دعا کیلئے کھڑے احباب کی سسکیوں اور دُعا میں آہ و زاری کی آوازیں باہر تک سنائی دیتی تھیں۔

۞۞۞

معاصرین کی آراء

بھارت میں بڑھتے جرائم کی اصل وجہ غریبی اور بے روزگاری

جسمانی تجارت اور لوٹ کھسوٹ اور ڈکیتی کے واقعات کی خبریں عام ہو رہی ہیں۔ ان دونوں ہی طرح کے واقعات کی اصل وجہ ہے بڑھ رہی غریبی و بیکاری۔ یہ دلیل درست نہیں کہ اس طرح کے واقعات زیادہ پیسہ کمانے کی خواہش اور سماج میں آرہے اخلاقی زوال کی بناء پر ہیں۔ اگر باریکی سے جائزہ لیا جائے تو مذکورہ بالا دونوں ہی طرح کے رجحانات غریبی اور بے روزگاری کے حوالہ سے سمجھ سکتے ہیں۔ ہمارے ملک میں غریبی کی لائن یعنی ایک ہزار ماہوار سے کم آمدن والے خاندانوں کی تعداد چالیس فیصد کے قریب ہے ہماری آبادی کا پندرہ سے بیس فیصد حصہ ہی ہے جو اقتصادی طور پر تسلی بخش یا خوشحال زندگی جی رہا ہے۔ غریب آدمی کے لئے بھی روزانہ کی خوراک، کپڑا، مکان، تعلیم صحت اور دیگر سہولات اتنی ہی ضروری ہوتی ہیں جتنی امیر لوگوں کے لئے۔ غریبی کی لائن کے بڑے دائرہ میں زندگی گزارنے والے جب رات کو بھوکے پیٹ آسمان کی چھت کے نیچے گندگی کے ڈھیروں پر ہی سو جاتے ہیں تو یہاں نہ پینے کو صاف پانی ملتا ہے اور نہ ہی صاف ہوا تو اس زندگی کو جہنم سے بھی برا کہنا غلط نہیں ہوگا۔ اپنے بچوں کو پڑھانے کا یہ طبقہ خواب میں بھی نہیں دیکھ سکتا بیمار ہونے پر کسی بڑے ہسپتال کے ڈاکٹر کے پاس جانا اس طبقہ کو موت سے بھی زیادہ خوفناک لگتا ہے۔ زندگی میں اچھی خوراک، رہنے کے لئے خوبصورت مکان اور صاف ستھرے کپڑے اور زندگی کا کوئی دوسرا شوق پورا کرنا شاید ان لوگوں کی زندگی کی ڈکشنری میں لکھا ہی نہیں گیا ہے۔

بڑھ رہی بیکاری اور غربت کی حالت میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے نئے لوگوں کو روزگار نہیں مل رہا اور کئی پرانے روزگار والے بے روزگار ہو رہے ہیں۔ ریٹائرمنٹ کے بعد خالی ہوئی جگہ کو بھرنے کا رواج بھی ختم ہوتا جا رہا ہے سرکاری اعداد و شمار کے مطابق رجسٹرڈ بیکاروں کی گنتی ساڑھے چار کروڑ تک پہنچ چکی ہے۔ نیم بے روزگاروں کی گنتی ایک الگ فہرست میں آتی ہے۔ اگر ان سب کو اکٹھا کر لیا جائے تو کل آبادی کی آدھی تعداد بیروزگاروں اور غریبوں کے زمرے میں آجائے گی۔

غریبی اور بیکاری کے امراض میں مبتلا لوگوں کے سامنے زندگی گزارنے کے لئے کسی بھی راستہ پر چلنے میں کوئی جھجک نہیں رہتی غریبی اور بیکاری کی دلدل میں پھنسے لوگوں کا ایک حصہ لوٹ کھسوٹ اور ڈکیتیوں کی راہ پر چلتا جا رہا ہے۔ بیکاری سے تنگ آئے لوگ کئی مرتبہ گمراہ ہو کر جرائم کی دنیا میں ملوث ہو جاتے ہیں ممبئی میں غیر مہاراشٹرین لوگوں کے خلاف نفرت پھیلائی جاتی ہے اور ان کے ممبئی داخلہ پر پابندی کی مانگ کی جاتی ہے۔ پنجاب میں دوسرے صوبوں سے آئے امیگرینٹ مزدوروں کے خلاف طرح طرح کے ہتک آمیز نعرے اور دلائل دیکر نفرت پھیلائی جا رہی ہے۔ یہاں ایک اور بات قابل غور ہے کہ امیگرینٹ مزدوروں کے خلاف نفرت پنجاب جیسے صوبے میں پھیلائی جا رہی ہے جہاں کی آبادی کی ایک بڑی تعداد ملک اور دنیا کے الگ الگ ممالک میں خود امیگرینٹ بن کر گئی ہے۔ غیر ممالک جانے کے لئے پنجابی ہر خطرہ مول لینے کے لئے تیار رہتا ہے۔ (منگت رام پاسلہ) (بحوالہ ہند سماچار جالندھر 26 مئی 05)

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا

ذکر خیر

(خواجہ عبدالمومن اوسلو ناروے)

خدا تعالیٰ کے مسیح نے اپنے اشعار میں اپنی اولاد کا اس طرح دعائیہ رنگ میں ذکر فرمایا ہے۔

میرے مولیٰ مری یہ اک دعا ہے
تری درگاہ میں عجز و بکا ہے
وہ دے مجھ کو جو اس دل میں بھرا ہے
زباں چلتی نہیں شرم و حیا ہے
مری اولاد جو تیری عطا ہے
ہر اک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے

ہم نے اپنی آنکھوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان مقبول دعاؤں کا معجزہ دیکھا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کی مبشر اولاد کو نیکی و تقویٰ اور پارسائی میں ایک بلند اور ارفع مقام پر سرفراز فرمایا۔ خاکسار آج آپؑ کی مبشر اولاد میں سے حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کا کچھ ذکر خیر کرے گا۔ آپ شفیق والدہ کی طرح بہت محبت اور شفقت اور احسان کرنے والی تھیں۔ خاکسار کی ربوہ میں مومن کلاتھ ہاؤس کے نام سے گولبازار میں کپڑے کی دکان ہوا کرتی تھی وہ ازراہ شفقت حسب ضرورت میری دکان سے ہی کپڑا منگواتی تھیں۔ ان کی خاکسار کو مستقل ہدایت تھی کہ جب بھی میری بیٹیاں کپڑا خریدنے آئیں ان سے پیسے نہیں مانگنے اور میرے حساب میں ان کو حسب پسند کپڑا دے دیا کریں چنانچہ کئی سال تک یہ سلسلہ چلتا رہا اور خاکسار حسب ارشاد تعمیل کرتا رہا اسی طرح وہ مکرم اسلم صاحب کے ذریعہ بعض دفعہ کسی کپڑے کے سیمپل بھجواتی تھیں کہ اس کپڑے کی میچنگ نہیں مل رہی ہے مجھے اس کپڑے کی میچنگ لاہور یا فیصل آباد سے منگوا کر دیں۔ خاکسار اسے بڑی سعادت سمجھتا اور بڑی محنت اور کوشش سے بازار سے اس کپڑے کی میچنگ ڈھونڈتا اور پھر آپ کی خدمت میں مکرم اسلم صاحب یا کسی ملازم کے ذریعہ پیش کر دیتا اس پر وہ بہت خوش ہوتیں اور بہت دعائیں دیتیں تھیں۔

ایک بار خاکسار بیمار ہو گیا اور چند دن دکان پر نہ جا سکا جب آپ کو اس کا علم ہوا تو خاکسار کے گھر پر فون کر کے خاکسار کی عیادت کی اور ایک دیسی نسخہ بھی عنایت فرمایا جس کے استعمال سے اور آپ کی دعاؤں سے خدا تعالیٰ نے فضل فرمایا اور مجھے صحت اور شفا عطا فرمائی آپ بہت محسن اور شفیق تھیں ایک بار مکرم اسلم صاحب جو ان کے ملازم تھے ان کے ذریعہ خاکسار کو ایک صد روپے کا نوٹ اپنے مبارک دستخط کے ساتھ بطور تحفے بھجوایا۔ فجزاھم اللہ خیرا۔

ایک بار جب آپ کو علم ہوا کہ خاکسار اپنا کاروبار ربوہ سے بند کر کے ناروے جا رہا ہے تو آپ نے بہت محسوس کیا اور پسند نہ کیا کہ اس طرح چلتا کاروبار بند کر کے ربوہ سے باہر جاؤں چنانچہ آپ نے خاکسار کو میرے گھر پر فون کیا اور کچھ پریشانیوں کا اظہار کیا کہ آپ اپنا ربوہ سے کاروبار بند کر کے باہر کیوں جا رہے ہیں تو خاکسار نے عرض کیا کہ خاکسار لندن جلسہ سالانہ برطانیہ پر گیا تھا اور حضور انور سے ملاقات ہوئی تھی حضور انور نے مجھے ناروے جانے کی اجازت عنایت فرمائی ہے اس پر آپ خاموش ہو گئیں۔ اور فرمایا پھر ٹھیک ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ اُن کی خاکسار سے مادرانہ محبت اور شفقت تھی کہ خاکسار کے ربوہ سے باہر جانے کو محسوس کیا لیکن جونہی خلیفہ وقت کی اجازت کی بات آئی فوراً اپنی رائے پر خلیفہ وقت کی رائے اور اجازت کو ترجیح دیتے ہوئے فرمایا پھر ٹھیک ہے۔ خدا تعالیٰ سے دلی دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ پر بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرماتا رہے اور آپ کی اولاد پر بھی ہمیشہ بے حد فضل نازل فرماتا رہے آمین۔

ایسے بابرکت اور پاک وجود ایسے شفیق و محسن وجود اب کہاں ملیں گے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد کا ایک خاص روحانی مرتبہ اور مقام تھا۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے وہ زمانہ دیکھا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک اور مبشر اولاد موجود تھی اور آپ کے صحابہ موجود تھے۔ خدا تعالیٰ کا جتنا بھی شکر کریں ہمارے لئے کم ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں ان کی دعاؤں اور ان کے فیوض و برکات کا وارث بنائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

❀❀❀❀

ولادت اور درخواست دعا

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مکرم تنویر خورشید صاحب اور مکرمہ نزہت آفرین صاحبہ کو ایک لڑکے کے بعد 7راپریل 05 کو ایک لڑکی عطا فرمائی ہے جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت 'رابعہ خورشید' تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم خورشید عالم صاحب آف بھاگلپور کی پوتی اور مکرم خواجہ معین الدین صاحب آف حیدرآباد کی نواسی ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا کرے اور نیک صالحہ اور خادمہ دین اور ماں باپ کے لئے قرۃ العین بنائے۔ اعانت بدر -/500 (ادارہ)

حضور انور کے سفر ایسٹ افریقہ پر چند دعائیہ اشعار

مردِ فارس دے رہا ہے روشنی
پھیلتی جاتی ہے ہر سُو چاندنی
کالے گورے خوش ہیں اُس کو دیکھ کر
وہ دلوں میں پارہے ہیں تازگی
اُس کے میٹھے بول اور خطبات سے
چھٹ رہی ہے سب دلوں سے تیرگی
میرے آقا کی دلی خواہش ہے یہ
نُور سے بھر جائے ہر اک احمدی
میرے آقا کا سفر ہو خیر سے
ان کو حاصل ہو تائید ایزدی
دے رہا ہے مردہ روحوں کو حیات
پارہے ہیں لوگ اُس سے زندگی
ہر قدم پر میرے آقا کو ملے
اپنے مولیٰ سے مسرت دائمی

(خواجہ عبد المؤمن اوسلو ناروے)

طلباء کیلئے مفید معلومات

علم آثار قدیمہ کے لئے تعلیمی ادارے

ڈگری دینے والی کچھ یونیورسٹیاں درج ذیل ہیں:

☆...... بنگلور یونیورسٹی، جن بھارتی بنگلور، 560056 ☆...... گوروکل کانگری یونیورسٹی، گوروکل کانگری، ہری دُوار، اترانچل۔ ☆...... کوروچھیتر یونیورسٹی، کوروچھیتر 136119۔ ☆...... مینگلور یونیورسٹی، یونیورسٹی کیمپس، منگل گنگوتری، کرناٹک۔ ☆...... مہاراج سیاجی یونیورسٹی آف برودا ڈرگ لیبارٹری کے سامنے، شاشتری برج روڈ گجرات۔ ☆...... ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر مراٹھواڑا یونیورسٹی، اورنگ آباد مہاراشٹر۔ علم آثار قدیمہ کے مطالعہ سے ہمیں لپت سماج، تہذیبیں اور ان کی تاریخ مثلاً رہن سہن، طور طریق کے متعلق جانکاری ملتی ہے۔ یہ جانکاریاں زمین کی کھدائی سے ملتی ہیں۔ آرکیالوجی سروے آف انڈیا (اے ایس آئی) اس میدان سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو روزگار مہیا کراتا ہے۔ آرکیو میوزیموں، ٹریول اینڈ ٹورزم انڈسٹری میں ملازمت مل سکتی ہے۔ یا پھر آپ انڈین کونسل فار کلچر ریسرچ یا آئی این ٹی ایس جیسی تنظیموں میں کام کر سکتے ہیں۔ ❀

جلد نظام وصیت میں شامل ہوں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الٰہی بشارتوں کے تحت 1905ء میں بابرکت روحانی نظام وصیت کی بنیاد رکھی۔ 2005ء میں اس نظام پر سو سال پورے ہو جائیں گے۔ خوش قسمت ہیں وہ افراد جو اسمیں شامل ہو چکے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہندوستان کے لیے دوران سال 1000 وصیتوں کا ٹارگٹ مقرر فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

"بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہماری نیکی کے معیار وہاں تک نہیں پہنچے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس معیاری شرائط کو پورا کر سکیں۔ تو وہ سن لیں کہ یہ نظام ایک ایسا انقلابی نظام ہے کہ اگر نیک نیتی سے اس میں شامل ہو جائے اور شامل ہونے کے بعد جیسا کہ آپ نے فرمایا اپنے اندر بہتری کی کوشش بھی کی جائے تو اس نظام کی برکت سے روحانی تبدیلی جو کئی سالوں کی مسافت ہے وہ دنوں میں اور دنوں کی گھنٹوں میں طے ہو جائیگی۔ پس اپنی اصلاح کی خاطر بھی اس نظام میں احمدیوں کو شامل ہونا چاہئے۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس نظام میں شامل ہونے والوں کے لئے جو دعائیں ہیں ان سے حصہ لینا چاہئے (خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اگست 2004ء) پس آج ہی اپنا جائزہ لیں دیر نہ کریں اور بابرکت روحانی نظام وصیت میں شامل ہو کر اپنے نفس کی اصلاح کریں کیونکہ وصیت اصلاح نفس کا زبردست ذریعہ ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

جلسہ ہائے سیرۃ النبی ﷺ

دیگوری: مورخہ 8.4.05 کو جماعت احمدیہ دیگوری نے زیر صدارت مکرم مطیع الرحمٰن صاحب صدر جماعت جلسہ کیا تلاوت نظم کے بعد مکرم نذر الاسلام صاحب مکرم بنی اسرائیل صاحب مکرم اسکندر صاحب نے تقریر کی جلسہ میں تین سو سے زائد افراد حاضر تھے۔ (بنی اسرائیل معلم)

ابراھیم پور: مورخہ 22.4.05 کو میلاد النبیؐ کے موقعہ پر مسجد بیت الحکمت کے احاطہ میں خاکسار کے زیر صدارت جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم اسماعیل صاحب معلم مکرم اشرف الشیخ صاحب مکرم عطاء الرحمٰن صاحب مکرم سراج الاسلام صاحب معلم نے تقریر کی صدارتی خطاب واجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ میں دوصد سے زائد افراد حاضر ہوئے۔ جلسہ کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی۔

بھرتپور: مورخہ 22.4.05 کو میلاد النبیؐ کے موقع پر مسجد بیت الاوّل کے احاطہ میں جلسہ کیا گیا تلاوت و نظم کے بعد مقررین نے سیرتؐ کے مختلف موضوعات پر تقریر کی۔ جلسہ کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی۔

(شیخ محمد علی مبلغ وسرکل انچارج مرشد آباد بنگال)

کلکتہ: 24.4.05 کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ کلکتہ میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ محترم سید محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم عبد الحمید کریم صاحب۔ محترم منیر احمد صاحب بانی۔ عزیزم حامد احمد صاحب طفل اور خاکسار نے تقریر کی۔ آخر پر محترم امیر صاحب نے تمام حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ دعا کے بعد تمام حاضرین کی شیرینی وچائے کے ساتھ تواضع کی گئی اس خوشی کے موقع پر مسجد احمدیہ کو رنگ برنگی لائیٹوں کے ساتھ روشن کیا گیا۔

(محمد مصلح الدین سعدی مبلغ سلسلہ کلکتہ)

ہموسان: 22.4.05 کو جماعت احمدیہ ہموسان نے زیر صدارت مکرم نذیر احمد صاحب جلسہ کیا جس میں تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب مکرم عبد الغفور صاحب، خاکسار معلم عبد الحفیظ ہموسانی نے تقریر کی صدارتی خطاب کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ آخر میں حاضرین جلسہ کیلئے کھانے کا انتظام کیا گیا غیر از جماعت افراد بھی شامل ہوئے۔ (عبد الحفیظ ہموسانی)

بھونیشور: 22.4.05 کو مسجد احمدیہ بھونیشور میں زیر صدارت مکرم سید خالد احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بھونیشور جلسہ منعقد ہوا تلاوت و نظم کے بعد مکرم سید وسیق الدین صاحب، مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب، مکرم شیخ عبد الحلیم صاحب خاکسار نے تقریر کی صدارتی خطاب اور دعا کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی اس جلسہ میں کئی غیر احمدی اور ایک ہندو دوست بھی جو زیر تبلیغ ہیں شامل تھے۔ کثیر تعداد میں مرد و زن نے شرکت کی۔ مسجد احمدیہ کو ایک دن قبل خوبصورت رنگ میں سجایا گیا تھا (سید فضل باری مبلغ سلسلہ)

جلسہ یوم مصلح موعودؓ

کلکتہ: جماعت احمدیہ کلکتہ نے ۲۷ فروری کو زیر صدارت مکرم سید محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ مسجد میں بعد نماز مغرب وعشاء جلسہ کیا۔ جس میں مکرم محمد فیروز الدین صاحب انور سیکرٹری مال۔ مکرم منیر احمد صاحب بانی سیکرٹری وصایا۔ عزیز محمد ذکی الدین مہدی، عزیز حامد احمد صاحب واقفین نو عزیزہ فریحہ سعدی اور خاکسار نے تقریر کی۔ آخر پر صدر اجلاس نے خطاب کیا۔ (مصلح الدین سعدی مبلغ سلسلہ)

بھدرک: ۲۰ فروری کو مسجد احمدیہ میں جلسہ ہوا جس میں تقاریر کے علاوہ مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے سیرۃ حضرت مصلح موعودؓ پر ایک انعامی مجلس سوال و جواب ہوئی۔ (عبد الحکیم خان زعیم انصار اللہ بھدرک)

وڈمان: جماعت احمدیہ وڈمان نے ۲۷ فروری کو مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم منظور احمد صاحب نائب صدر جلسہ کیا۔ جسمیں مکرم مسعود احمد صاحب، مکرم نسیم احمد صاحب، اور خاکسار نے تقریر کی۔ آخر پر صدر اجلاس نے خطاب کیا۔ (شیخ نور احمد میاں معلم)

مرکرہ: جماعت احمدیہ مرکرہ نے ۶ مارچ کو مسجد بیت الہدیٰ میں بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت مکرم ایم ایف بشیر احمد صاحب نائب صدر جماعت جلسہ کیا۔ جس میں مکرم ظہیر ایم یو مکرم مبارک ایم یو، مکرم شریف جے ایم قائد مجلس مکرم شیخ محمد ذکریا مبلغ سلسلہ نے تقریر کی اور مکرم ایم اے بشیر احمد صاحب صدر جماعت نے خطاب کیا۔ (ایم اے بشیر احمد صدر جماعت)

☆...... لجنہ اماء اللہ کلکتہ، سکندر آباد، بھدرواہ، جمشید پور، جڑ چرلہ، پالگھاٹ وانیم بلم۔ چنداپور۔ محمود آباد، کوچین، بھاگلپور، امروہہ۔ حیدر آباد سکندر آباد، منار گھاٹ، الانلور، نے بھی جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّ قْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

تبلیغی وتربیتی سرگرمیاں سرکل مرشد آباد۔ بنگال

پانچ گرام: مکرم الہ الدین صاحب صدر جماعت پانچ گرام لکھتے ہیں کہ مورخہ 14.2.05 کو انصار اللہ کے زیر اہتمام ایک تبلیغی پروگرام منعقد کیا گیا۔ اس میں پانچ گرام علاقہ کے افراد تک جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچایا۔

راج کھنڈ: مکرم ابوالکلام صاحب معلم راج کھنڈ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ 14.2.05 کو مجلس انصار اللہ کے زیر اہتمام ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار اور مکرم حاتم شیخ صاحب معلم پانچ گرام نے تقریر کی۔

دیگوری: ۔مکرم بنی اسرائیل صاحب معلم دیگوری تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ 15.2.05 کو جماعت احمدیہ دیگوری میں ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا تلاوت و نظم کے بعد مختلف تربیتی موضوع پر تقاریر ہوئیں۔

جھلی: مکرم مسلم شیخ صاحب صدر جماعت جھلی تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ 2.3.05 کو جھلی میں ایک تبلیغی اجلاس منعقد کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم ابوالکلام فقیر صاحب معلم اور مکرم حاتم شیخ صاحب معلم نے تقاریر کیں۔

راج کھنڈ: مکرم ابوالکلام صاحب معلم راج کھنڈ تحریر کرتے ہیں کہ 14.3.05 کو بعد نماز مغرب مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم ابوالکلام صاحب مکرم حاتم شیخ صاحب مکرم بنی اسرائیل صاحب نے تقریر کی۔

پانچ گرام: مکرم الہ الدین صاحب صدر جماعت پانچ گرام تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ 29.3.05 کو پانچ گرام سب سنٹر میں کچھ لوگوں کو بلا کر جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچایا گیا اور جماعتی لٹریچر پیش کیا گیا۔

ابراھیم پور: ۔مکرم سلامت شیخ صاحب معلم تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ 26.3.05 کو جماعت احمدیہ ابراہیم پور نے ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت مکرم اشرف شیخ صاحب جلسہ کیا تلاوت و نظم کے بعد مکرم سیادت شیخ صاحب مکرم امیر شیخ صاحب مکرم سیراج الدین صاحب نے تقریر کی۔ (شیخ محمد علی مبلغ وسرکل انچارج مرشد آباد۔ بنگال)

جماعت احمدیہ ابراھیم پور: مورخہ 1.4.05 کو احمدیہ عیدگاہ ابراہیم پور میں جماعت احمدیہ ابراہیم پور کا جلسہ بعد نماز مغرب وعشاء مکرم محمد مشرق علی صاحب صوبائی امیر بنگال و آسام کی زیر صدارت منعقد کیا گیا۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد مکرم مرزا حبیب اللہ صاحب معلم، مکرم عبد الرزاق صاحب معلم، مکرم عطاء الرحمٰن صاحب، مکرم منور حسین صاحب اور خاکسار نے تبلیغی و تربیتی امور پر تقریر کی۔ آخر پر صدر جلسہ کے خطاب واجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ سے پہلے مکرم صوبائی امیر صاحب بنگال و آسام نے بعد نماز عصر اطفال و ناصرات کی تعلیمی کلاس لی اس جلسہ میں آئے ہوئے مہمانوں کے طعام کا انتظام ابراہیم پور جماعت نے کیا۔

جماعت احمدیہ بھرتپور بنگال کا جلسہ: مورخہ 2.4.05 کو بعد نماز مغرب وعشاء جماعت احمدیہ بھرتپور کے زیر اہتمام مسجد بیت الاوّل بھرتپور کے احاطہ میں مکرم صوبائی امیر صاحب بنگال و آسام کی صدارت میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم نور حسین صاحب معلم، مکرم سہر عالم صاحب، مکرم مجیب اللہ صاحب معلم، مکرم عطاء الرحمٰن صاحب صدر جماعت بھرتپور نے تبلیغی و تربیتی موضوع پر تقاریر کی۔ صدارتی خطاب واجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا، علاقہ کے غیر احمدی احباب بھی جلسہ سے مستفید ہوتے رہے۔

جلسہ سے پہلے بعد نماز عصر مکرم صوبائی امیر صاحب بنگال و آسام نے بچوں کی کلاس لی۔ بھرتپور جماعت نے اس جلسہ میں آئے ہوئے مہمانوں کے طعام کا انتظام کیا۔

جماعت احمدیہ تالگرام۔ بنگال: مورخہ 3.4.05 کو جماعت احمدیہ تالگرام نے مسجد بیت الفضل میں بعد نماز مغرب وعشاء مکرم صوبائی امیر صاحب بنگال و آسام کی زیر صدارت جلسہ کیا تلاوت و نظم کے بعد مکرم تبریز صاحب ۔ مکرم سرور الدین صاحب معلم، مکرم سراج الاسلام صاحب معلم اور خاکسار نے تبلیغی و تربیتی موضوع پر تقریر کی۔ آخر پر صدارتی خطاب واجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا۔ جلسہ سے پہلے خاکسار نے بچوں کی کلاس لی تالگرام جماعت نے اس جلسہ میں آئے ہوئے مہمانوں کے طعام کا انتظام کیا۔

پانچ تھوپی۔ بنگال میں تبلیغی جلسہ: جماعت احمدیہ پولیا کے زیر اہتمام مورخہ 4.4.05 کو پانچ تھوپی ٹاؤن میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم محمد مشرق علی صاحب صوبائی امیر بنگال و آسام نے کی۔ تلاوت، نظم خوانی کے بعد مکرم مرزا محمد حبیب اللہ صاحب مکرم سراج الاسلام صاحب معلم، مکرم مولانا محمد سیف الدین صاحب فاضل سرکل انچارج بیر بھوم نے تقریر کی صدارتی خطاب واجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جماعت احمدیہ پولیا نے مہمان نوازی کی۔

جماعت احمدیہ رائے گرام بنگال کا تربیتی جلسہ: مورخہ 5.4.05 کو بعد نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ کے احاطہ میں جماعت احمدیہ رائے گرام نے مکرم صوبائی امیر صاحب بنگال و آسام کی صدارت میں جلسہ منعقد کیا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم عبد المالک صاحب۔ مکرم محمد فیض الدین صاحب، مکرم عبد الظہیر صاحب مبلغ دمکہ، مکرم سراج الاسلام صاحب معلم نے تبلیغی و تربیتی موضوع پر تقریر کی۔ تقریر کے درمیان عزیزہ افسانہ پروین، عزیزہ وحیدہ ناصرین، عزیزہ نظمین کادریہ نے ترانہ پیش کیا۔ صدارتی خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جماعت احمدیہ رائے گرام نے آئے ہوئے مہمانوں کے طعام کا انتظام کیا۔ جلسہ سے پہلے خاکسار نے بچوں کی کلاس لی۔ (شیخ محمد علی مبلغ وسرکل انچارج مرشد آباد بنگال)

جامعہ احمدیہ قادیان میں داخلہ کے خواہشمند متوجہ ہوں

جامعہ احمدیہ قادیان کا تعلیمی سال یکم اگست ۲۰۰۵ سے شروع ہورہا ہے واقف زندگی یا وقف زندگی کے خواہشمند اُمیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ مقررہ فارم پر اپنی درخواست جامعہ احمدیہ کوارسال کر کے داخلہ فارم جامعہ احمدیہ سے حاصل کر سکتے ہیں نیز داخلہ کیلئے ضروری معلومات بھی جامعہ احمدیہ سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

شرائط داخلہ :۔ درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کیلئے تیار ہو۔۲۔ جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو۔ مکمل صحت کا ہیلتھ سٹرفکیٹ ہمراہ ہونا چاہئے۔ جو کسی مقررہ مستند ہسپتال کا ہو اور جس پر امیر جماعت و صدر جماعت کے تصدیقی دستخط ہوں۔۳۔ تعلیم کم از کم میٹرک پاس سیکنڈ ڈویژن ہو اور انگلش کا مضمون لیا گیا ہو۔۴۔ قرآن کریم ناظرہ صحیح تلفظ سے جانتا ہو۔۵۔ خواہشمند اُمیدوار میٹرک کے امتحان کے بعد مقامی مبلغ یا مقامی جماعت کے زیر انتظام قرآن مجید۔ اُردو اور دینی معلومات کی کوچنگ حاصل کریں۔ جس کا تصدیقی سٹرفکیٹ امیر جماعت/مقامی صدر جماعت کی تصدیق سے ہمراہ لائیں۔ ۶۔ اُمیدوار کی عمر سترہ سال سے زائد نہ ہو گریجویٹ اُمیدوار کیلئے عمر ۲۲ سال سے زائد نہ ہو۔ ۷۔ اُمیدوار غیر شادی شدہ ہو۔ ۸۔ درخواست دہندہ اپنی درخواست مقررہ فارم مکمل کر کے مع سندات (میٹرک سٹرفکیٹ، کوچنگ سٹرفکیٹ، ہیلتھ سٹرفکیٹ) امیر صاحب/صدر صاحب سے تصدیق کروا کر ۳۰ جون ۲۰۰۵ تک بھجوادیں اس کے بعد موصول ہونے والے فارم داخلہ قابل قبول نہ ہوں گے۔ ۹۔ اُمیدوار کو داخلہ امتحان میں شرکت کیلئے اجازت نامہ بھجوایا جائے گا۔ اس اجازت کے ملنے پر ہی طالب علم امتحان کیلئے آسکے گا۔ ۱۰۔ اُمیدوار کو آمد و رفت کے اخراجات خود برداشت کرنے ہوں گے داخلہ امتحان میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے تمام اخراجات خود برداشت کرنے ہوں گے۔ ۱۱۔ امیدوار موسم کے لحاظ سے گرم سرد کپڑے رضائی بستر وغیرہ ہمراہ لیکر آئیں۔ ۱۲۔ جن اُمیدواروں کو قادیان بلایا جائے گا ان کا تحریری اور زبانی ٹیسٹ (قرآن مجید ناظرہ اور اُردو و انگریزی میٹرک کے معیار کا) ہوگا۔ انٹرویو میں دینی معلومات کے علاوہ جنرل معلومات کے سوال بھی کئے جائیں گے۔ ۱۳۔ تحریری اور زبانی ٹیسٹ میں پاس ہونے والے اُمیدوار کو ہی جامعہ احمدیہ میں داخلہ مل سکے گا۔

داخلہ برائے حفظ کلاس

جامعہ احمدیہ قادیان کے ساتھ حفظ کلاس کی شاخ بھی قائم ہے۔ حفظ کلاس کا تعلیمی سال بھی یکم اگست سے شروع ہوتا ہے اس کلاس میں داخلہ لینے کیلئے درج ذیل شرائط ضروری ہیں۔

۱۔ اُمیدوار کو ناظرہ قرآن مجید صحیح تلفظ سے آتا ہو۔

۲۔ امیدوار کی عمر دس سال سے زائد نہ ہو۔

۳۔ اُمیدوار کو جامعہ احمدیہ قادیان کی مذکورہ شرائط داخلہ کی شرط نمبر ۲۔ شرط نمبر ۴ شرط نمبر ۸ (ہیلتھ سٹرفکیٹ اور کوچنگ سٹرفکیٹ کی حد تک شرط نمبر ۹ شرط نمبر ۱۰ اور شرط نمبر ۱۱ پر عمل کرنا ہوگا۔

نوٹ: داخلہ کے تعلق سے ہر قسم کی خط و کتابت جامعہ احمدیہ سے کی جائے۔

جلد نظام وصیت میں شامل ہوں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الٰہی بشارتوں کے تحت 1905ء میں بابرکت روحانی نظام وصیت کی بنیاد رکھی۔ 2005ء میں اس نظام پر سو سال پورے ہو جائیں گے۔ خوش قسمت ہیں وہ افراد جو اسمیں شامل ہو چکے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہندوستان کے لیے دوران سال 1000 وصیتوں کا ٹارگٹ مقرر فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

''بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہماری نیکی کے معیار وہاں تک نہیں پہنچے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کہ اس معیاری شرائط کو پورا کرسکیں۔ تو وہ سن لیں کہ یہ نظام ایک ایسا انقلابی نظام ہے کہ اگر نیک نیتی سے اس میں شامل ہو اجائے اور شامل ہونے کے بعد جیسا کہ آپ نے فرمایا اپنے اندر بہتری کی کوشش بھی کی جائے تو اس نظام کی برکت سے روحانی تبدیلی جو کئی سالوں کی مسافت ہے وہ دنوں میں اور دنوں کی گھنٹوں میں طے ہو جائیگی۔ پس اپنی اصلاح کی خاطر بھی اس نظام میں احمدیوں کو شامل ہونا چاہئے۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس نظام میں شامل ہونے والوں کے لئے جو دعائیں ہیں ان سے حصہ لینا چاہئے (خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اگست 2004ء) پس آج ہی اپنا جائزہ لیں دیر نہ کریں اور بابرکت روحانی نظام وصیت میں شامل ہو کر اپنے نفس کی اصلاح کریں کیونکہ وصیت اصلاح نفس کا زبردست ذریعہ ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان)

ضروری اعلان برائے وقف عارضی

احباب جماعت میں تبلیغ کے کام کو تیز کرنے کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے وقف عارضی کی تحریک فرمائی تھی جس کے تحت دوستوں کو اپنے ذاتی خرچ پر دو ہفتہ کیلئے تبلیغ پر جانے کا ارشاد تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ جون ۲۰۰۴ء میں اس تحریک کو دوبارہ زندہ کرنے کی غرض سے فرمایا ''ہر احمدی اپنے لئے فرض کرے کہ اُس نے سال میں کم از کم ایک یا دو دفعہ ایک یا دو ہفتے تک دعوت الی اللہ کیلئے وقف کرنا ہے محترم ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن اپنی چٹھی T6999/5.1.05 میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی روشنی میں آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنے ملک میں احباب جماعت کو اس بابرکت تحریک میں حصہ لینے کی تحریک کریں اور ان کو کہیں کہ وہ کم از کم ایک ہفتہ یا دو ہفتے اپنے اوقات میں سے وقف کریں اس لئے وہ یہ بھی بتائیں کہ اپنے گھر سے کتنی دور جاسکتے ہیں تا کہ اس کے مطابق مقام کا تعین کیا جاسکے طلبا اپنی سالانہ رخصت کے دوران وقف عارضی کی بابرکت تحریک میں حصہ لے سکتے ہیں۔

اس بابرکت تحریک میں حصہ لینے سے جہاں تبلیغ کا موقع ملتا ہے وہاں اپنی تربیت بھی ہوتی ہے اور احباب جماعت سے مل کر اُن کے تجربات سے فائدہ اُٹھانے کی توفیق بھی ملتی ہے۔

اس چٹھی کی روشنی میں نظارت تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان احباب کرام سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اس بابرکت تحریک پر لبیک کہتے ہوئے کم از کم دو ہفتہ اور زیادہ سے زیادہ چھ ہفتے وقف کریں گذشتہ سال امراء جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی میٹنگ میں یہ طے پایا تھا کہ جماعتیں اپنی تجنید کے حساب سے 7 فیصد یعنی اگر 100 بالغ افراد ہیں تو سات افراد کو وقف عارضی کرائیں پچاس افراد یا اس سے کم پر تین یا چار افراد کو وقف کرنا ہوگا۔

براہ مہربانی جملہ صدر صاحبان و سیکرٹری تعلیم القرآن وقف عارضی دوران سال وقف عارضی کرنے والوں کی فہرست نظارت ہذا کو بھجوائیں۔ وقف عارضی کرنے والے احباب نظارت کی طرف سے مطبوعہ فارم پر کر کے امیر/صدر کی تصدیق کے ساتھ مرکز کو بھجوائیں اور اس کی منظوری ملنے پر وقف عارضی کیلئے جائیں۔

جملہ مبلغین و معلمین کرام سے درخواست ہے کہ وہ احباب جماعت کو تعلیم القرآن وقف عارضی کی اہمیت بار بار بتائیں اور کم از کم دو ماہ میں ایک خطبہ اس سلسلہ میں ضرور دیا کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان)

درخواست دعا

مکرم مبارک احمد صاحب شاہ ساکن جرمنی ابن حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں کمر اور ریڑھ کی ہڈی میں درد ہے جس کی وجہ سے پیروں پر بھی اس کا اثر ہے کمزوری بہت ہے موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد یوسف انور استاد جامعہ احمدیہ قادیان)

نونیت جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہ
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ
(بزرگوں کی تعظیم کرو)
منجانب
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان 2248.5222, 2248.1652
2243.0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072
BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
دُعائوں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی کلکتہ ...... اسد محمود بانی کلکتہ
Ph. Showroom: 237-2185, 236-9893 Ware House: 343-4006, 343-4137, Resi : 236-2096, 236-4696, 237-8749 Fax No: 91-33-236-9893

::وصایا::

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو اطلاع دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15531 میں یاسر عرفات ولد ایم کے محمد صاحب قوم مسلم پیشہ تجارت عمر 28 سال تاریخ بیعت 3.3.95 ساکن ایرناکلم ڈاکخانہ تھری کاکرہ ضلع ایرناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12/9/04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔ میرا گذارہ آمداز ملازمت -/4700 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ شد محمد نجیب خان العبد یاسر عرفات گواہ شد دار شاد پی اے

وصیت نمبر 15532 میں سلطانہ کوثر زوجہ منیر احمد ساجد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10.11.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے حق مہر بذمہ خاوند 15000 روپے۔ زیور نقرئی ایک ہار جس کا وزن 30.980 گرام کڑے دو عدد 19:470 گرام انگوٹھی 3.550 گرام کل وزن 54 گرام اندازاً قیمت 500 روپے۔ زیور طلائی بالیاں 1.130 گرام انگوٹھی ایک عدد وزن 2.470 کوکا ایک عدد 0.580 گرام ٹاپس دو عدد وزن 1.120 گرام کل وزن 5.300 اندازاً قیمت -/3132 طلائی زیور ۲۲ کیرٹ کا ہے۔ میرا گذارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد شریف الامۃ سلطانہ کوثر گواہ شد منیر احمد ساجد

وصیت نمبر 15533 میں نادیہ پرویز زوجہ اظہر احمد خادم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13.12.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے حق مہر بذمہ خاوند 31000 روپے۔ زیورات طلائی چار انگوٹھیاں 23 کیرٹ وزن 12.120 قیمت 7575 (ب) ایک جوڑی کانٹے 23 کیرٹ وزن 5.620 قیمت 3513 روپے۔ (ج) ایک سیٹ ہار کانٹے وانگوٹھی 23 کیرٹ 41.640 قیمت اندازاً 26025 روپے (د) ایک سیٹ ہار کانٹے 23 کیرٹ 46.670 گرام قیمت 26669 روپے۔ کل 63782 روپے۔

زیور نقرئی دو جوڑی انکلیس 70.570 گرام 512 روپے ایک سیٹ ہار و کانٹے 18.710 گرام 216 روپے۔ ایک ٹکا 7.830 گرام 90 روپے۔ ایک ہاتھ والا سیٹ 39.460 گرام 454 ایک نتھ 2.880 گرام 34 روپے ہے۔ ایک سیٹ ہار کانٹے 82 گرام 943 روپے کل 2549 روپے۔ میرا گذارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت دسمبر ۲۰۰۴ سے نافذ کی جائے۔ گواہ شد ظہیر احمد خادم الامۃ نادیہ پرویزہ گواہ شد اظہر احمد خادم

وصیت نمبر 15534 میں ہدایت النساء زوجہ یاسر عرفات قوم مسلم پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی ساکن ایرناکلم ڈاکخانہ تھریکارا ضلع ایرناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12.9.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات طلائی: چوڑیاں دو عدد وزن ۱۶ گرام قیمت مبلغ 8375 ہار ایک عدد وزن 8 گرام اندازاً قیمت 4185 بالیاں کان کی 2 عدد وزن 6 گرام اندازاً قیمت 3140 انگوٹھیاں پانچ عدد وزن 12 گرام اندازاً قیمت 6215 حق مہر زیور طلائی ایک عدد ہار وزن 24 گرام اندازاً قیمت 11250 بقیہ حق مہر بذمہ خاوند ایک تولہ سونا جس کی قیمت اندازاً 3750 روپے۔ کل میزان -/36915 روپے۔ میرا گذارہ آمداز جیب خرچ 800 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ٹی کے ابوبکر الامۃ ہدایت النساء گواہ شد پی اے محمد نجیب

وصیت نمبر 15536 میں مزمل حسین ولد مفضل حسین قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں منقولہ وغیر منقولہ ابھی تک ذاتی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمداز جیب خرچ 300 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ شد محمد انور احمد العبد مزمل حسین گواہ شد محمد عارف ربانی

وصیت نمبر 15537 میں واجد احمد سلیجہ ولد محمد فرید سلیجہ قوم سلیجہ پیشہ طالب علم عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمداز جیب خرچ 300 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد العبد واجد احمد سلیجہ گواہ شد محمد عارف ربانی

وصیت نمبر 15538 میں جلال الدین ولد فرمان علی قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال تاریخ بیعت 2001 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ شد محمد عارف ربانی العبد جلال الدین گواہ شد محمد انور احمد

وصیت نمبر 15539 میں ایوب خان ولد مختار الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال تاریخ بیعت 1996ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی کوئی منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ شد ایس ایس کبیر العبد ایوب خان گواہ شد انور احمد

وصیت نمبر 15540 میں عبد القیوم ولد سلمان غنی قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد عارف ربانی العبد عبد القیوم گواہ شد محمد انور احمد

وصیت نمبر 15541 میں محمد سرور ولد محمد یوسف قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 23 سال تاریخ بیعت 1999 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ شد محمد انور احمد العبد محمد سرور گواہ شد محمد عارف ربانی

بقیہ: دورہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ
از صفحہ نمبر 16

فرمائی اور دعا کروائی۔ حضور انور نے معائنہ کے دوران پریس (چھاپہ خانہ) کے قیام کے بارہ میں بھی ہدایت فرمائی۔

حضور انور نے 2003ء میں تعمیر ہونے والے نئے بلاک کا بھی معائنہ فرمایا۔ اس بلاک میں گراؤنڈ فلور پر جماعتی دفاتر ہیں جب کہ پہلی منزل پر معلمین کے کلاس روم، پریس روم اور معلمین کا ہوسٹل ہے۔

اس کے بعد حضور انور مشن ہاؤس سے ملحقہ نئے خریدے گئے قطعہ زمین کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ اس قطعہ زمین میں جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کی ضیافت کے لئے لنگر خانہ کا انتظام کیا گیا ہے۔ حضور انور نے لنگر خانہ کے تمام کارکنان کو شرف مصافحہ بخشا اور دریافت فرمایا کہ آج کیا پکا ہے۔ منتظمین نے بتایا کہ مہمانوں کے لئے چاول گوشت بریانی کی طرز پر بنایا گیا ہے۔

لنگر خانہ کے معائنہ کے بعد 11:55 بجے حضور انور احمدیہ کلینک نیروبی کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ کلینک احمدیہ مشن ہاؤس سے دو کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ جب حضور انور کلینک پہنچے تو کلینک کے انچارج ڈاکٹر ندیم احمد صاحب نے اپنی اہلیہ ڈاکٹر قدسیہ ندیم صاحبہ اور اپنے سٹاف کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ عزیزہ حانیہ ندیم بنت ڈاکٹر ندیم احمد صاحب اور عزیزم حنان احمد نے حضور انور کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے کلینک کے مختلف حصوں کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور نے لیبارٹری کا معائنہ فرماتے ہوئے لیبارٹری میں موجود مختلف آلات کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اسی طرح الٹرا ساؤنڈ اور ECG کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا۔

حضور انور نے کلینک کو اِن ڈور کرنے کی ہدایت فرمائی اور فرمایا کہ 6 بیڈ سے اِن ڈور (Indoor) شروع کیا جاسکتا ہے۔ کلینک کے گائنی کے شعبے کو فعال کرنے کے لئے حکومت کے متعلقہ محکمہ سے منظوری کی ہدایت فرمائی۔ حضور انور نے کلینک کی عمارت میں توسیع کی بھی ہدایت فرمائی اور اس کے لئے نقشہ جات کی تیاری کی ہدایت دی۔

نیروبی میں اس سے قبل احمدیہ کلینک کا آغاز 1998ء میں ہوا۔ ڈاکٹر اقبال احمد صاحب اس کے پہلے انچارج تھے۔ اس کے بعد ڈاکٹر لئیق احمد صاحب انصاری اور ڈاکٹر ریاض الحسن صاحب کو یہاں خدمت کی توفیق ملی۔ دسمبر 2004ء سے ڈاکٹر ندیم احمد صاحب اور ان کی اہلیہ ڈاکٹر قدسیہ ندیم صاحبہ یہاں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

کلینک کے معائنہ کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے کلینک سے ملحقہ ڈاکٹر ندیم احمد صاحب کے گھر بھی تشریف لے گئے اور وہاں موجود لجنہ کی ضیافت ٹیم نے شرف زیارت حاصل کیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت باری باری سب کا حال دریافت فرمایا اور گفتگو فرمائی۔ یہاں کچھ دیر قیام کے بعد حضور انور باہر تشریف لائے اور واپس مشن ہاؤس کے لئے روانگی ہوئی۔

12:30 بجے حضور انور مشن ہاؤس پہنچے۔ اس کے بعد حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

سوا ایک بجے حضور انور نے مسجد احمدیہ نیروبی میں نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

چار بجے مشن ہاؤس سے "احمدیہ قبرستان" کے لئے روانگی ہوئی یہ قبرستان مشن ہاؤس سے تین کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ اس قبرستان میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض صحابہ کرام دفن ہیں۔ حضور انور نے صحابہ کرامؓ کی قبور پر دعا کی۔ اسی قبرستان کے ایک حصہ میں "قطعہ موصیان" بنایا گیا ہے۔ حضور انور نے اس حصہ کا بھی معائنہ فرمایا اور امیر صاحب کینیا کو شعبہ وصیت اور موصیان کے بارہ میں ہدایات دیں اور فرمایا کہ قبرستان کے لئے بڑی جگہ بھی لیں۔ قبرستان میں دعا کے بعد 4:30 بجے حضور انور واپس مشن ہاؤس میں تشریف لے آئے۔

فیملی ملاقاتیں

5:30 بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ اس کے بعد فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ کینیا اور ہمسایہ ملک CONGO کی 29 فیملیز نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ملاقات کرنے والوں کے چہرے خوشی و مسرّت سے معمور تھے۔ ملاقاتوں کے اختتام پر حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

7:30 بجے حضور انور نے احمدیہ مسجد نیروبی میں نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور، حضرت بیگم صاحبہ مع ممبران قافلہ، صاحبزادی امتہ الناصر نصرت صاحبہ بنت مکرم سیّد میر داؤد احمد صاحب مرحوم کے ہاں کھانے پر تشریف لے گئے۔ صاحبزادی نصرت صاحبہ مکرم مبارک احمد شاہ صاحب کی اہلیہ ہیں۔ 9:30 بجے یہاں سے مشن ہاؤس واپسی ہوئی۔ آج مختلف پروگراموں کے سلسلہ میں حضور انور مشن ہاؤس سے باہر جہاں بھی تشریف لے گئے پولیس کی گاڑی نے قافلہ کو Escort کیا۔

28/اپریل بروز جمعرات:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر احمدیہ مسجد نیروبی میں پڑھائی۔

آج جماعت احمدیہ کینیا کے چالیسویں جلسہ سالانہ کا پہلا دن تھا۔ مشن ہاؤس سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر Parkland کے علاقہ میں ایک سکول کے احاطہ میں مارکی اور شامیانے لگا کر جلسہ گاہ تیار کی گئی تھی۔ مارکی کو بینرز سے سجایا گیا تھا۔ سٹیج کو بھی بینرز اور پھولوں سے سجایا گیا تھا۔

جلسہ سالانہ میں شمولیت

جماعت احمدیہ کینیا کی تاریخ میں یہ پہلا ایسا جلسہ سالانہ تھا جس میں خلیفۃ المسیح بنفس نفیس شرکت فرما رہے تھے اور آج کا یہ تاریخی دن اس لحاظ سے بہت اہمیت رکھتا ہے کہ پہلی مرتبہ مشرقی افریقہ، کینیا کی سرزمین سے MTA کی LIVE نشریات ہوئیں اور جلسہ کے افتتاحی اجلاس کی کاروائی LIVE نشر کی گئی۔

اس تاریخی جلسہ میں شمولیت کے لئے اور اپنے پیارے امام کی زیارت کے لئے ملک کے طول و عرض سے احمدی احباب مرد و زن، بچے بوڑھے دو روز قبل ہی پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ سب سے بڑا قافلہ ممباسہ سے آیا تھا۔ ممباسہ نیروبی سے 550 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں سے ایک سپیشل ٹرین کے ذریعہ نو صد پچاس افراد جلسہ میں شمولیت کے لئے پہنچے۔ ویسٹرن ریجن سے 17 بسوں پر مشتمل قافلہ 500 کلومیٹر کا سفر طے کر کے نیروبی پہنچا۔ نیانزا سے 7 بسوں پر مشتمل قافلہ چار صد کلومیٹر کے سفر کے بعد نیروبی پہنچا۔ ایلڈویٹ سے بھی تین بسوں پر مشتمل قافلہ آیا تھا اس کے علاوہ کینیا کی دو صد پچاس سے زائد جماعتوں سے احباب جماعت بڑے شوق اور ولولہ کے ساتھ اپنے پیارے امام کے دیدار اور شرف ملاقات کے لئے نیروبی پہنچے۔ کوریا لینڈ، قادیانی اریا اور کسوموں، شیانڈا، بوراٹانڈا کے علاقوں سے بھی احباب جماعت بڑی تعداد میں جلسہ کے لئے پہنچے۔ جب قافلے جلسہ گاہ پہنچے تو بڑے والہانہ انداز میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے اور بڑا ایمان افروز منظر تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ کے افتتاحی اجلاس کے لئے پونے گیارہ بجے احمدیہ مشن ہاؤس نیروبی سے جلسہ گاہ کے لئے روانہ ہوئے۔ گیارہ بجے حضور انور جلسہ گاہ پہنچے تو احباب جماعت نے نعرۂ تکبیر بلند کرتے ہوئے حضور انور کا استقبال کیا۔ ان لوگوں کی زندگی میں یہ پہلا ایسا جلسہ سالانہ آیا تھا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنفس نفیس جلسہ میں شرکت فرما رہے تھے۔ احباب کی نظریں حضور انور کے چہرہ مبارک پر مرکوز تھیں۔ آج وہ اپنے آپ کو بیحد خوش نصیب سمجھتے تھے کہ وہ اپنے پیارے آقا کو اپنے سامنے دیکھ رہے ہیں۔ گیارہ بجکر پانچ منٹ پر پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا۔ جب کہ امیر صاحب کینیا نے قومی پرچم لہرایا۔ اس کے بعد جلسہ کی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم جمعہ طاہر صاحب نے کی۔ اس کے بعد بشیر احمد بٹ صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

نائب صدر مملکت کا خطاب

آج کے اس تاریخی جلسہ میں شرکت کے لئے کینیا کے نائب صدر مملکت HON.MUDI AWORI بھی تشریف لائے تھے۔ اس سے پہلے کبھی حکام بالا نے جلسہ میں شرکت نہیں کی تھی۔

مکرم وسیم احمد چیمہ صاحب امیر جماعت کینیا نے وائس پریذیڈنٹ کینیا کو خوش آمدید کہا اور استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ اس کے بعد وائس پریذیڈنٹ HON.MUDI AWORI نے حاضرین جلسہ سے خطاب کیا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ جماعت احمدیہ کینیا مذہبی لحاظ سے اور ملکی لحاظ سے ایک اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ اس ضمن میں انہوں نے جماعت احمدیہ کے مختلف کلینکس کا ذکر کیا اور اس وقت کینیا میں تعمیر ہونے والی جماعت کی 68 مساجد کا ذکر کیا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں معلمین کے ٹریننگ سکول کا بھی ذکر کیا۔ انہوں کہا کہ کینیا کو اس وقت ایسے لوگوں کی سخت ضرورت ہے جو ملک میں اخلاقی اور تعلیمی معیار کو آگے بڑھانے میں مدد دیں۔

انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا کہ حضور کینیا تشریف لائے اور برکت بخشی۔ وائس پریذیڈنٹ نے اپنے خطاب میں ملک میں دی گئی مذہبی آزادی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ گورنمنٹ کینیا کی طرف سے ملک میں ہر مذہب کو اپنے دین کی تبلیغ کے لئے مکمل آزادی دی گئی ہے۔

حاضرین جلسہ سے خطاب

اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کینیا سے افتتاحی خطاب فرمایا۔ جونہی حضور انور خطاب کے لئے ڈائس پر تشریف لائے تو فضا اسلامی نعروں سے گونج اٹھی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے افتتاحی خطاب میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف توجہ دلائی۔ حضور انور نے عبادت الٰہی اور ذکر الٰہی کی طرف توجہ دلائی اور اپنی زندگیوں میں تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین کی۔ حضور انور نے صحیح مسلم کی اس حدیث کا ذکر فرمایا جس میں ذکر ہے کہ فرشتے ذکر الٰہی کی مجالس میں آتے ہیں اور ایسی مجالس میں جو لوگ موجود ہوتے ہیں اور ذکر الٰہی میں مصروف ہوتے ہیں ان کی مرادیں پوری کی جاتی ہیں اور بخشش کے سامان کئے جاتے ہیں۔

حضور انور نے احباب جماعت کو عبادت اور نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ والدین کا احترام کرنے اور ان کے حقوق ادا کرنے اور پھر عزیز و اقارب اور رشتہ داروں سے نرمی کا برتاؤ کرنے اور حسن سلوک کرنے کی طرف توجہ دلائی اور حضور انور نے ہمسایہ کے حقوق کی طرف بھی توجہ دلائی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث بھی پیش فرمائی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسایہ کے حقوق کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ہمسایہ کے اتنے حقوق ہیں کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ اسے جائیداد میں وارث بنا دیا جائے گا۔

بدر کی خریداری میں اضافہ

کاغذ، کمپوزنگ اور دیگر اخراجات میں غیر معمولی اضافہ اور بڑھتی ہوئی مہنگائی کی وجہ سے بدر کی سالانہ خریداری میں اضافہ کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ لھذا نئے مالی سال سے 200 روپے کی بجائے 250 روپے سالانہ خریداری قیمت مقرر کی گئی ہے۔ خریداران بدر اسکے مطابق ادائیگی کر کے ممنون فرمائیں۔ (مینیجر بدر)

حضور انور نے احباب جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ آپ سب ضرورتمندوں، حاجتمندوں اور غرباء کا بھی خیال رکھیں اور اُن کے حقوق ادا کریں۔ ان سے صرف نظر نہ کریں۔ ان سے ہمدردی کے ساتھ پیش آئیں۔ فرمایا سب عبادت گزاروں اور مذاہب کا احترام کریں۔ ایک دوسرے کے حقوق نہ چھینیں۔ حضور نے فرمایا یہ جلسے کے دن عبادت، دعاؤں اور ذکر الٰہی میں گزاریں۔ بری باتوں سے بچنے کا عہد کریں۔ خاوند اپنی بیویوں کے حقوق ادا کریں اور بیویاں اپنے خاوندوں کے حقوق ادا کریں۔ مائیں اپنے بچوں کی عمدہ رنگ میں تربیت کریں۔ کل کو اسی نسل نے جوان ہونا ہے اور بچیوں نے مائیں بننا ہے۔ اعلیٰ تربیت کے نتیجہ میں پھر یہ آگے اپنی نسل کی تربیت کر سکیں گی۔

حضور انور نے فرمایا میں جماعت کو بہت عرصہ سے توجہ دلا رہا ہوں کہ آپ جہاں بھی کام کرتے ہیں خواہ دفتر میں یا ملازم ہیں، تاجر ہیں یا مزدور ہیں، بزنس مین ہیں یا تعلیمی میدان میں ذمہ داری ادا کر رہے ہیں، آپ جہاں بھی کام کر رہے ہیں دیانت داری سے محنت کرتے ہوئے اپنے کام کا حق ادا کریں اور آپ کا نمونہ ہر ایک کے لئے نہایت اعلیٰ اور مثالی ہو۔ کیونکہ احمدیت کا بیج آپ پر لگا ہے۔ آپ نے کوئی رشوت نہیں لینی، کوئی بے ایمانی کا کام نہیں کرنا۔ آپ سے زیادہ کوئی محنتی نہیں ہونا چاہئے۔ ہر میدان میں آپ کا قدم سب سے آگے ہونا چاہئے۔ اپنے کام کا حق ادا کریں اور اکام سے انصاف کریں اور معاشرہ میں اپنا مقام بنائیں۔

حضور انور نے خواتین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر خواتین کی تربیت نہیں ہوگی تو پھر مستقبل کی نسلوں کی کوئی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ حضور انور نے خواتین کو نصیحت فرمائی کہ اپنے بچوں کی تربیت کریں۔ صرف یہ نہیں کہ بازار میں گئیں، کمائی کی اور گھر آگئیں۔ اپنے بچوں کو بھی سنبھالیں اور ان کو دینی تعلیم دلوائیں۔ ان کی دنیوی تعلیم کی طرف بھی توجہ دیں اور خاوند اپنی بیویوں کا خیال رکھیں اور ان کا حق ادا کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ غربت تعلیم کے حصول میں روک نہیں بنی چاہئے۔ جماعت اس کا انتظام کرے گی اور خیال رکھے گی کہ مالی کمی کی وجہ سے کوئی بچہ تعلیم سے محروم نہ رہے۔ اللہ آپ سب کو اپنا مقام پہنچاننے کی توفیق دے۔

حضور انور نے جلسہ پر آنے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سب کو جزاء دے اور سب کا حامی و ناصر ہو۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور لجنہ کے جلسہ گاہ کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں شرف زیارت عطا فرمایا بچیوں نے کورس کی شکل میں اردو اور سواحلی زبان میں نظمیں پیش کیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا قصیدہ بھی خوش الحانی سے پڑھا۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے لجنہ کے جلسہ گاہ میں رونق افروز رہے۔

شعبہ رجسٹریشن کے ریکارڈ کے مطابق اس تاریخی جلسہ کی حاضری سات ہزار دو صد تھی جبکہ گزشتہ سال ان کے جلسہ سالانہ کی حاضری پندرہ صد کے قریب تھی۔ اس طرح گزشتہ سال کے مقابل پر حاضری میں پانچ گنا اضافہ ہوا ہے۔ الحمدللہ

جلسہ گاہ میں ہی ایک بجے حضور انور نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور واپس احمدیہ مشن ہاؤس نیروبی تشریف لے آئے۔ بعد ازاں سہ پہر حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ سات بجے حضور انور نے جلسہ گاہ تشریف لے جا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں اس کے بعد حضور انور واپس مشن ہاؤس تشریف لے آئے۔

شام سات بجے حضور انور نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے لئے جلسہ گاہ تشریف لے گئے۔ نماز مغرب سے ایک گھنٹہ قبل موسلا دھار بارش ہوئی۔ کینیا میں ایک عرصہ سے بارش نہیں ہوئی تھی اور لوگ بارش کے منتظر تھے۔ حضور انور کی کینیا آمد کے ساتھ ہی موسلا دھار بارش ہوئی اور باران رحمت آیا جو دوسرے دن صبح دس بجے تک برستا رہا اور ہر طرف جل تھل ہوگیا۔ کینیا کی سرزمین پر حضور انور کے مبارک قدم پڑتے ہی باران رحمت کا آنا اپنوں اور غیروں کے لئے ایک نشان ہے جس کا لوگ برملا اظہار کرتے ہیں۔

استقبالیہ تقریب

نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد حضور انور مشن ہاؤس تشریف لے آئے جہاں رات آٹھ بج کر بیس منٹ پر Nairobi Serenia Hotel کے لئے روانگی ہوئی جہاں جماعت کینیا نے ایک تقریب عشائیہ (Reception) کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ آٹھ بج کر 35 منٹ پر حضور انور کی ہوٹل میں آمد ہوئی۔ اس تقریب میں 80 سے زائد مہمان شامل ہوئے۔ یہ سب حضرات حضور انور کی آمد سے قبل ہوٹل تشریف لا چکے تھے۔ اہم شخصیات کا تعارف باری باری حضور انور سے کروایا گیا۔ یہ احباب باری باری حضور انور کے قریب آکر بیٹھتے اور حضور انور ان سے گفتگو فرماتے۔ تقریباً نصف گھنٹہ تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ اس کے بعد ایک دوسرے ہال میں جہاں ڈنر کا انتظام تھا حضور انور تشریف لائے۔ یہاں حضور انور کی آمد سے قبل تمام مہمان اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ چکے تھے۔ اس تقریب میں شامل ہونے والی چند اہم شخصیات کے نام درج ذیل ہیں۔

Hon.Joseph Mnyao
Minister of Livestock & Fishries Development
Hon.Amos Wako, Attorney General
Hon Andrew Ligale,
Asst.Minister of Transport
Hon.Joe Nyagah , Asst. Minister Regional Development
Dr.Andrew Mullei, Governor Central Bank of Kenya
Maj. Gen.(Ret) Syeed Ahmad, High Commissioner of Bangla Desh
H.E.Muhammad, Ambassador of Sri Lanka
H.E.Ali Numi, Ambassador of Sudan
Hon. Ms. Shaban Naomi,M.P.Taveta
Justice Visram, Justice Cockar
Justice Sheikh Amin
Father Romeo Berti
Father Tony Fernandes
Anil Ashani, Chairman Investment Promotion Co (Agha Khan Co)
Mr.James Muguiyi, MD UAP Ltd - Chairman ICDC (I)
Mr.Ashok Shah-MD Apollo Insurance
Dr. Muhammad Qureshi Neurosurgeon.
Dr.Saeed Samnakay. Urologist.
T.S.Nandrha-Architect
Moses Thara- Architect
Ashif Kassim-Practicing Accountant
M..Chaudhri,
Hon. Consular of Comoro
Dr. F Chaudhri, Hon.Consular of Jordan
Dr. S.M. Kiruthi, Management Consultant & Lecturer
Prof. Sande - Lecturer

اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم عبداللہ جمعہ صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم ظفر اللہ خان صاحب نائب امیر جماعت کینیا نے حاضرین سے حضور انور کا تعارف کروایا۔ اس کے بعد حضور نے دعا کروائی۔ کھانے سے فارغ ہو کر حضور انور نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ رات 10:30 بجے یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد حضور انور مشن ہاؤس تشریف لے آئے۔

29 اپریل بروز جمعۃ المبارک:

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد احمدیہ نیروبی میں پڑھائی۔

29 اپریل کا دن جلسہ سالانہ کینیا کا دوسرا اور آخری دن تھا۔ رات بھر بارش کا پانی آجانے کی وجہ سے جلسہ گاہ جو سکول کے ایک کھلے ایریا میں تھا کے انتظامات متاثر ہوئے اور بعض جگہوں پر پانی کھڑا ہوگیا۔ شامیانوں سے پانی ٹپکنے لگا۔ جلسہ میں شامل ہونے والے سات ہزار سے زائد احباب جماعت میں سے ایک بہت بڑی تعداد نے انتہائی صبر اور حوصلہ کے ساتھ ساری رات جاگ کر گزاردی۔ حضور انور کی آمد سے ان کو جو خوشی نصیب ہوئی تھی یہ ساری تکلیف اور پریشانی اس میں دب کر رہ گئی۔ ہر ایک کے چہرے پر خوشی و مسرت نمایاں تھی اور کسی ایک کے لب پر بھی اس تکلیف اور پریشانی کے اظہار کے لئے کوئی لفظ نہ آیا۔ ہر ایک اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنے ربّ کے حضور سجدہ ریز تھا کہ آج انہیں ان کے پیارے آقا کا دیدار نصیب ہوا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ کی ہدایت پر جلسہ کا پروگرام جلسہ گاہ سے احمدیہ مشن ہاؤس نیروبی منتقل کر دیا گیا۔ جہاں چند گھنٹوں کے اندر اندر مشن کے کھلے احاطہ میں شامیانے لگائے گئے۔ MTA کی Live نشریات کا انتظام بھی متعلقہ کمپنی نے صبح سے آکر شروع کر دیا۔ پہلے یہ سسٹم جلسہ گاہ میں تھا۔ نئے سرے سے انتہائی کم وقت میں تمام انتظامات عمدہ رنگ میں پایۂ تکمیل کو پہنچے۔ جلسہ گاہ سے احباب جماعت قافلہ در قافلہ مشن ہاؤس پہنچے اور 12:30 بجے مشن ہاؤس کے تمام ہالز، مسجد اور صحن اور پارکنگ ایریا احباب جماعت سے بھر چکے تھے۔ اور یوں سات ہزار سے زائد احباب نے مشن ہاؤس کے کمپلیکس میں مختلف مقامات پر نماز جمعہ ادا کی۔

خطبہ جمعہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک بجے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ یہ پہلا خطبہ جمعہ تھا جو کینیا کی سرزمین سے MTA کے ذریعہ دنیا بھر میں Live نشر ہوا۔ (خطبہ جمعہ کا متن علیحدہ شائع کیا جارہا ہے)۔ خطبہ کے آخر پر حضور انور نے مکرم مولانا محمد احمد جلیل صاحب اور صاحبزادہ مرزا ادریس احمد صاحب کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے ان دونوں مرحومین کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ اور نماز عصر کی ادائیگی کے بعد مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

فیملی ملاقاتیں

پونے پانچ بجے حضور انور فیملی ملاقاتوں کے لئے اپنے دفتر تشریف لائے تو مشن کے احاطہ میں کثیر تعداد میں موجود لوگوں نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے اور اپنے پیارے آقا کا دیدار کرتے رہے اور حضور اپنے ان پیاروں پر محبت اور پیار اور شفقت بھری نظریں ڈالتے رہے۔ یہ بڑا ایمان افروز نظارہ تھا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے دفتر میں تشریف لا کر ڈاک ملاحظہ فرمائی اور پھر فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ملاقات کرنے والوں میں زمبابوے، بوٹسوانا اور ساؤتھ افریقہ سے آنے والے وفود شامل تھے۔ ان وفود کے علاوہ کینیا کی 16 فیملیز نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ جب لوگ ملاقات کر کے باہر نکلتے تو ان کے چہرے خوشی و مسرت سے تمتما رہے ہوتے۔ ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ خوشی سے ایک دوسرے کو ملتے اور گلے لگاتے۔ ملاقاتوں کے بعد ساڑھے سات بجے حضور انور نے مسجد احمدیہ نیروبی میں نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
0092-4524-214750 فون ریلوے روڈ
0092-4524-212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

The Weekly **BADR** Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol : 54 Tuesday 31 May 2005 Issue No 22

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

Subscription
Annual Rs/- 250
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 30 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کینیا (مشرقی افریقہ) میں ورود مسعود

کینیا کے دور دراز علاقوں اور ہمسایہ ممالک سے آنے والے ہزاروں احباب جماعت کی طرف سے حضور انور کا والہانہ استقبال۔ جماعت احمدیہ کینیا کے جلسہ سالانہ میں حضور انور ایدہ اللہ کی بابرکت شمولیت اور خطاب۔

نیکی کے ہر کام میں آپ کا قدم سب سے آگے ہونا چاہئے۔ جماعت اس امر کا خیال رکھے گی کہ مالی کمی کی وجہ سے کوئی بچہ تعلیم سے محروم نہ رہے۔

جلسہ سالانہ میں نائب صدر مملکت کی طرف سے جماعت کے رفاہی کاموں پر خراج تحسین۔ ایک خصوصی استقبالیہ تقریب میں مختلف وزراء اور ممتاز شخصیات کی شمولیت۔

(کینیا میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی مختلف مصروفیت کی جھلکیاں)

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

26 /اپریل بروز منگل:

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح آٹھ بج کر 45 منٹ پر مسجد فضل لندن سے ہیتھرو ائرپورٹ کے لئے روانہ ہوئے۔ لندن مسجد میں احباب جماعت صبح سے ہی اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ حضور انور نے روانگی سے قبل دعا کروائی۔ 9:40 منٹ پر حضور انور ہیتھرو ائرپورٹ پر پہنچے جہاں مکرم منصور احمد شاہ صاحب قائمقام امیر یو۔کے۔ اور دوسرے جماعتی عہدیداران جو حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے ساتھ آئے تھے نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

امیگریشن کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد دس بج کر پانچ منٹ پر حضور انور جہاز میں سوار ہوئے۔ برٹش ائرویز کی فلائٹ BA065 دس بج کر 35 منٹ پر نیروبی (کینیا) کے لئے روانہ ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ کا جہاز کینیا کے لوکل وقت کے مطابق شام 8:30 منٹ پر نیروبی انٹرنیشنل ائرپورٹ Jomo Kenyats National Airport Nairobi پر اترا۔ ابھی جہاز رن وے پر ہی تھا کہ احباب جماعت نے خوشی و مسرت سے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے اور بچوں اور بچیوں نے استقبالیہ نغمات پڑھنے شروع کر دیئے۔

جونہی حضور انور جہاز کے دروازہ سے باہر آئے تو مکرم وسیم احمد صاحب چیمہ امیر جماعت احمدیہ کینیا نے اپنی مجلس عاملہ کے چند ممبران کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ کیبنٹ منسٹر Mr.Josaf Nayaga نے گورنمنٹ کینیا کی نمائندگی میں حضور انور کا استقبال کیا اور حکومت کی طرف سے خوش آمدید کہا۔ ایک طفل اسماعیل جمعہ نے حضور انور کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ جب کہ عزیزہ عائشہ نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کینیا اپنی عاملہ کی چند ممبرات کے ساتھ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کے استقبال کے لئے ائرپورٹ پر موجود تھیں۔

اس کے بعد حضور وی آئی پی لاؤنج میں تشریف لائے جہاں کیبنٹ منسٹر اور استقبال کے لئے آئے ہوئے جماعتی عہدیداران کے ساتھ گفتگو فرمائی۔

امیگریشن کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد جونہی حضور انور ائرپورٹ سے باہر تشریف لائے تو ملک کے طول و عرض سے آئے ہوئے دو ہزار سے زائد احباب نے فلک شگاف نعرہ ہائے تکبیر سے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔

استقبال کرنے والوں میں کینیا کی مختلف جماعتوں کے علاوہ ہمسایہ ممالک ایتھوپیا، اریٹیریا، صومالیہ، جبوتی، کونگو، زمبابوے اور بوٹسوانا سے آئے ہوئے وفود بھی شامل تھے۔ سارے ملک سے لوگ ایک روز پہلے سے ہی اپنے آقا کے استقبال اور دیدار کے لئے نیروبی پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔

26 /اپریل کا دن کینیا کی تاریخ میں نہایت مبارک دن ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پہلی مرتبہ کینیا کی سرزمین پر ورود مسعود ہوا اور آپ کے مبارک قدم اس سرزمین پر پڑے۔ ائرپورٹ پر خوبصورت لباس میں ملبوس بچوں اور بچیوں نے اردو، سواحیلی اور عربی زبان میں استقبالیہ نغمات پیش کرتے ہوئے کینیا اور جماعت احمدیہ کے جھنڈے ہلا ہلا کر پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ ہر شخص کی خوشی دیدنی تھی۔ حضور انور اپنا ہاتھ ہلا ہلا کر احباب جماعت کے اشتیاق اور خوشی کا جواب دے رہے تھے۔ حضور انور نے اپنی گاڑی کے پاس کھڑے ہو کر کچھ دیر کے لئے احباب جماعت کو زیارت کا شرف بخشا۔ اس دوران فضا نعرہ ہائے تکبیر، احمدیت زندہ باد، خلیفۃ المسیح زندہ باد کے نعروں سے گونجتی رہی۔ اس کے بعد قافلہ کی صورت میں حضور انور نیروبی مشن ہاؤس کے لئے روانہ ہوئے جہاں حضور کا قیام تھا۔ حضور کی مشن ہاؤس روانگی کے وقت احباب جماعت حضور انور کی گاڑی کے ساتھ ساتھ کافی دور تک چلتے رہے اور نعرے لگاتے رہے۔

قافلہ میں سب سے آگے پولیس کی پائلٹ گاڑی تھی اس کے بعد خدام الاحمدیہ کی سیکورٹی کار اور اس کے بعد حضور انور کی کار تھی۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب اور دیگر احباب کی گاڑیاں تھیں جن کی تعداد 9 تھی۔ تمام راستہ پولیس نے حفاظتی انتظامات کئے ہوئے تھے جن کے ساتھ خدام الاحمدیہ کی سیکورٹی ٹیم اپنی مخصوص یونیفارم کے ساتھ نہایت مستعدی سے سارے انتظامات سنبھالے ہوئے تھی۔ علاوہ ازیں ائرپورٹ سیکورٹی اور کینیا پولیس کا موبائل یونٹ بھی حفاظتی انتظامات میں مصروف تھا۔

حضور انور کا قافلہ سٹیڈیم ہل روڈ سے ہوتا ہوا جلسہ گاہ کے قریب سے گزرا۔ یہاں بھی سڑک کے دونوں طرف کھڑے ہزاروں احباب اپنے پیارے آقا کا نہایت بے قراری سے انتظار کر رہے تھے۔ حضور انور کی کار یہاں پہنچ کر آہستہ ہو گئی تا کہ احباب جماعت اپنے پیارے آقا کی زیارت سے مستفیض ہو سکیں۔ احباب سڑک کے دونوں طرف کھڑے مسلسل نعرے لگا رہے تھے اور ہاتھ ہلا ہلا کر حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ حضور انور بھی اپنا ہاتھ ہلا کر ان سب کے نعروں کا جواب دے رہے تھے۔ اس کے بعد قافلہ Muranga Road سے ہوتا ہوا احمدیہ مشن ہاؤس نیروبی پہنچا۔ ائرپورٹ سے مشن ہاؤس کا فاصلہ 15 کلومیٹر ہے۔

9:40 بجے جونہی حضور انور کی گاڑی مشن ہاؤس کے مین گیٹ سے اندر داخل ہوئی تو مبلغین کرام، ڈاکٹر صاحبان، اراکین مجلس عاملہ اور دیگر ہزاروں افراد نے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت مبلغین، ڈاکٹر صاحبان، اراکین مجلس عاملہ اور جماعتی عہدیداران کو شرف مصافحہ بخشا۔ مکرم امیر صاحب حضور انور کی خدمت میں ہر ایک کا تعارف کرواتے جاتے اور حضور انور نہایت شفقت سے گفتگو فرماتے اور حال دریافت فرماتے رہے۔ حضور انور کچھ دیر خواتین کی طرف تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔

حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا خواتین کی طرف تشریف لے گئیں اور ان کا حال دریافت فرمایا۔ ان تینوں مقامات پر استقبال کرنے والے احباب کی تعداد 6 ہزار سے زائد تھی۔

اس کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ دس بجے حضور انور نے مسجد احمدیہ نیروبی میں نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی سے قبل حضور انور نے احباب کی کثرت کی وجہ سے آواز پہنچانے کے انتظام سے متعلق ہدایات دیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشرف لے گئے۔

مسجد احمدیہ نیروبی مین سڑک کے اوپر ہے۔ ہر گزرنے والے کو اس کے خوبصورت مینار دکھائی دیتے ہیں۔ یہ مسجد 30-1929ء میں تعمیر کی گئی تھی۔ اب اس کے ساتھ ملحقہ علاقہ میں بہت خوبصورت تین منزلہ مشن ہاؤس بن چکا ہے۔

27 /اپریل 2005ء:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز فجر مسجد احمدیہ نیروبی میں پڑھائی۔ نماز سے کچھ وقت پہلے حضور انور کو اپنے بڑے بھائی صاحبزادہ مرزا ادریس احمد صاحب کی وفات کی خبر پاکستان سے بذریعہ فون ملی۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور اپنی رضا اور مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ ہر قدم پر ہمارے پیارے آقا کا حافظ و ناصر ہو اور ہر دکھ اور غم سے بچائے اور اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

پروگرام کے مطابق 11:30 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ نیروبی سے ملحقہ نئے تعمیر ہونے والے تین منزلہ کمپلیکس کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور معائنہ کے دوران لائبریری، کمپیوٹر روم، تینوں ذیلی تنظیموں کے دفاتر اور لجنہ کے تحت چلنے والے سلائی سکول تشریف لے گئے اور معائنہ کے دوران مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور نے ہیومینٹی فرسٹ کو رجسٹر کروانے کے بارہ میں متعلقہ شعبہ کو ہدایت دی اور مختلف امور کے بارہ میں ہدایات فرمائیں۔

حضور انور بالائی منزل پر بھی تشریف لے گئے اور اس نئے کمپلیکس سے ملحقہ دوران سال خریدے جانے والے قطعہ زمین کے بارہ میں امیر صاحب سے دریافت فرماتے رہے۔

حضور نے گراؤنڈ فلور پر واقع احمدیہ ہال کا افتتاح فرمایا اور دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی

باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں